File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

حٰم ہ والکتاب المبین ہ انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبٰرکۃِ اناکنا منذرین فیھا یفرق کل امرِحکیم ہ۔

شب برأت وشب قدر

(ایک تحقیقی جائزہ)

مصنف

حضرت مفتی محمد علی فاروقی حفظ اللہ

مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین ودارالیتامیٰ رائے پور چھتیس گڑھ

ناشر

محسن ملّت اکیڈمی

رائے پور چھتیس گڑھ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	شب برأت وشب قدر ایک تحقیقی جائزہ
نظر ثانی	:	قاری عبدالصمد حامدی
کمپوزن	:	محمد اسرائیل قادری
ڈیزائین	:	محمد اشرف علی فاروقی محمد عارف علی فاروقی
تعداد صفحات	:	80
ناشر	:	محسن ملّت اکیڈمی چھتیس گڑھ
اشاعت اول	:	۱۴۳۵ھ۔۲۰۱۴ء
// دوم	:	۱۴۳۶ھ مارچ 2015ء
تعداد	:	۱۱۰۰ اول
	:	۵۰۰۰ دوم
قیمت	:	30
ملنے کا پتہ	:	مدرسہ اصلاح المسلمین ودارالیتامیٰ رائے پور چھتیس گڑھ
نمبر		9425231208-0771-2535283

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

فہرست مضامین

	مضامین	صفحہ
۱	شب برأت وشب قدر ایک تحقیقی جائزہ	۵
۲	وجہ تسمیہ	۹
۳	فضائل شب برأت۔قرآن کی روشنی میں	۱۱
۴	فضائل شعبان وشب برأت احادیث کی روشنی میں	۱۶
۵	ماہ شعبان اسلاف کی نظر میں	۲۶
۶	وظائف شب برأت	۲۸
۷	دعاء نصف شعبان	۳۳
۸	روحوں کی آمد	۳۵
۹	تاریخی واقعات	۴۷
۱۰	خیرالتابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۰
۱۱	عوام میں رائج اعمال وخرافات	۵۳
۱۲	معمولات شب برأت اور علمائے اہلسنّت	۵۵
۱۳	امام اہل سنّت مجدّد دین وملّت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرّحمہ کا معمول	۵۶

۱۴	فضائل لیلۃ القدر	۵۸
۱۵	شب قدر کی علامات	۵۷
۱۶	وظائف شب قدر	۶۴
۱۷	اسمائے شہدائے بدر	۶۶
۱۸	ماہ رمضان میں رحلت فرمانے والے بزرگان دین	۶۸
۱۹	فاتحہ کا انقلابی پیغام	۶۹
۲۰	محسن ملّت اکیڈمی کی تاریخ ساز کتابیں	۷۹
۲۱	فہرست کتب دوران تصنیف جوزیر مطالعہ رہیں	۸۱

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

٧٨٦

شب برأت وشب قدر

ایک تحقیقی جائزہ

ابتداء یہ

اسلام کی جن مقدس راتوں کو خصوصی فضیلت واہمیت حاصل ہے ان میں ایک شب برأت بھی ہے جس کی رفعت وعظمت اور شان وشوکت سے ساری دنیا واقف ہے۔

جب بھی یہ مقدس رات بخشش ومغفرت کا مژدۂ جانفزا لئے آتی ہے۔ دھرتی سے آسمان تک نور ونکہت کی چادرتن جاتی ہے۔قوموں کے مقدرات کا فیصلہ ہوتا ہے۔لیل ونہار کی گردشوں کا حساب ہوتا ہے۔موت وزندگی کے فیصلے سے دھرتی پردوڑنے والے انسانوں کا مستقبل بننے بگڑنے لگتا ہے اور آسمان کی بلندیوں سے دھرتی کے پاتال تک، پہاڑوں کی اونچائیوں سے لیکر شہر خموشاں کی تاریک کوٹھریوں تک ،ایک نیا حکم نافذ ہوتا ہے۔ایک نیا فیصلہ سامنے آتا ہے۔خطۂ ارضی پر بسنے والا انسان نت نئے منصوبے بناتا ہے،معاشرے کی رونق وآبادی میں شر وفساد کا طوفان برپا کرنا چاہتا ہے،تہذیب وتمدن کے زلف برہم

میں نت نئے پیچ وخم ڈالنے کی ترکیبیں سوچتا ہے،گھر کی چہار دیواریوں سے نکل کر آسمان کی وسعتوں پر قبضے کا منصوبہ بناتا ہے۔مگر اسے کیا معلوم کہ محکمۂ قضا وقدر کے پاس اس کے موت کا پروانہ پہونچ چکا ہے اور اب اس کا نشیمن پہاڑوں کی چوٹیاں اور چاند ومریخ کی بلندیاں نہیں بلکہ قبر کی تاریکیاں ہیں۔

یہ وہ عظمت والی مقدس رات ہے جس میں افراد سے لیکر اقوام عالم تک کا فیصلہ ہوتا ہے۔برکات ربّانی کی موسلا دھار بارش میں لوگوں کے گناہوں کی سیاہی کو دھونے کے لئے خلاّق عالم کا خاموش اعلان ہوتا ہے۔ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی رزق کا متلاشی کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی فریادی کہ میں اس کی دادرسی کروں (حوالہ۔۔۔

جب بھی یہ رات آتی ہے عرش کی قندیلوں کی روشنی تیز کر دی جاتی ہے ،فردوس بریں میں ایک نیا نکھار آجاتا ہے،کوثر کی امنڈتی ہوئی موجوں میں نیا تلاطم پیدا ہوتا ہے۔آسمان کے فرشتوں سے لیکر حورانِ خلد تک، خدا کے نیک بندوں کے روئیے تاباں کی جھلک پانے کے لئے بےچین وبےقرار ہوجاتے ہیں۔پھر کتنی ہی سعید اور فیروز بخت روحیں ہوتی ہیں جو طوبیٰ کی بلندیوں سے اترنے والی نور کی تجلّیات میں سرشار ہوکر اپنا مقدر کو اتنا بلند کر لیتی ہیں کہ ملاء اعلیٰ کی نورانی جماعتیں ان سے مصافحہ کے لئے آسمان کی بلندیوں کو چھوڑ کر دھرتی کے

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

سینے پر چہل قدمی کرنے لگتی ہیں اور کوثر کی موجوں سے نکھرے ہوئے ان کے پرنور چہرے اور روشن ومنوّر پیشانی میں اپنا عکس جمیل دیکھنے لگتی ہیں ۔اور کتنی ہی ایسی بد بخت شقی الازلی روحیں ہوتی ہیں جو اس رات کی برکتوں سے محروم رہ کر ظلمت کدوں کے اندھیروں میں بھٹک کر بربادی کے دلدل میں دھنس جاتی ہیں ۔پس یہ رات حقیقت میں دریائے مغفرت میں ڈوب کر کوثر کی موجوں میں نکھرنے کی رات ہے،اور سیاہ کاریوں کے دفتر کو ندامت کے آنسوؤں سے دھوکر دھرتی کی بلندیوں سے اٹھ کر عالم بالا کی بلندیوں میں اپنا نشیمن بنانے کی رات ہے۔آنکھوں میں آنسوؤں کی سوغات لئے اور پیشانیوں میں مچلتے ہوئے سجدوں کی تڑپ لئے مالک حقیقی کی بارگاہ میں سراپا عجز ونیاز کا پیکر بنکر سجودونیاز اور بندگی کے گوہر آبدار لٹانے والوں کے لئے بشارت ہے کہ صرف ان کے آنسوؤں کے چند قطرے اور ان کی پیشانیوں پر چند سجدوں کے تڑپ سے ان کا مقدر اتنا بلند ہو جائے گا کہ عرش بریں کی عظمتیں ان کا استقبال کریگی اور کوثر وتسلیم کے مچلتے ہوئے دھارے ان کا خیر مقدم کرینگی ، یہاں تک کہ الطاف وعنایات ربانی کی صرف ایک توجہ سے اس کی ساری زندگی کا نقشہ ہی کچھ اس طرح بدل جائے گا کہ جس میں کہکشاں کا جمال بھی ہوگا۔طوبیٰ کی بلندیوں کا فیضان بھی ۔جہان فردوس حجاز کی نسیم بہاراں سے اس کے قلب وجگر میں تقویٰ وطہارت کے ایاغ لالہ وگل

بھی جھلکیں گے اور اسکی لبوں کی جنبش پر ساکنان قضاوقدر کے پہرے بھی دیکھائی دیں گے۔

یہ مختصر سی کتاب۔شب برأت ،ایک تحقیقی جائزہ ۔اس امید پر پیش خدمت ہے کہ اس کا مطالعہ نہ صرف آپ کے ذہن کے تاریک دریچوں کو آسمانی انوار وتجلیات سے روشن ومنور کریگا بلکہ مجھے یقین ہے کہ پژمردہ قلوب میں بھی اس سے خدا کی خوشیوں کا وہ جذبہ انگڑائی لینے لگےگا جہاں آسمان کی بلندیوں سے لے کر قبر کی تاریکیوں تک ، ہر جگہ ایک نئ تجلّی ،ایک نئ روشنی اور ایک نئ زندگی آپ کا استقبال کرتی نظر آئے گی۔

اس کتاب میں کہیں کہیں انکے بھی اقوال نقل کئے گئے ہیں جس کا دبدبہ گروہ مخالفیں کی دنیا میں قائم ہے۔اس امید پر کہ شائد ان کا نام سنکر وہ لوگ اہلسنت کی مخالفت کرنے اور اس رات کا مزاق اڑانے سے باز آجائیں۔

فقط۔فیضان شب برأت سے مستیفض ہونے والوں کی نظر عنایت کا متمنی

محمد علی فاروقی

مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین ودارالیتامیٰ رائے پور چھتیس گڑھ

۱ رمضان المبارک ۱۴۳۴ مطابق **10/8/2013**

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

وجہ تسمیہ

شعبان المعظّم کی رفعت وعظمت کے پیش نظر علماء کرام نے اس کی وجہ تسمیہ پر تفصیلی نظر ڈالی ہے۔صاحب فتح الباری حضرت علاّمہ ابن حجر علیہ الرّحمہ کے مطابق شعبان،شعب سے ماخوذ ہے۔جس کا معنی بکھرنا اور نشر ہونا ہے۔چونکہ ماہ رجب محترم مہینوں میں سے ایک ہے۔اس ماہ میں لڑائی جنگ وجدال سے اہل عرب احتراز کرتے تھے۔اس لئے اس ماہ کے ختم ہوتے ہی وہ لوگ پانی کی تلاش میں اور دشمنوں پہ حملہ کے غرض سے اپنے اپنے علاقے سے نکل کھڑے ہوتے اور مختلف علاقوں میں بکھر جاتے۔اس لئے ان کے بکھراؤ و پھیلاؤ اور نشر ہونے کی وجہ سے اسے شعبان کہنے لگے۔(فتح الباری جلد چہارم صفحہ۲۱۳)

پانچویں صدی کے مجدّد سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرّحمہ اپنی مشہور کتاب مکاشفتہ القلوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ شعبان کا اشتقاق ،،شعب،، سے ہے۔جو پہاڑ کے طرف جانے والے راستہ کو کہتے ہیں اور یہ بھلائی کا راستہ ہے۔اس سے کثرت سے خیر اور اچھائی نکلتے ہے اس لئے اسے شعبان کہا جاتا ہے(صفحہ۶۸۱)چونکہ اس ماہ میں نیکیوں کے ذریعے انسان بلندیاں حاصل کرتا ہے اس لئے پہاڑی راستہ شعیب سے شعبان بنایا گیا۔

صاحب ما ثبت با السنہ شیخ عبد الحق محدّث دہلوی علیہ الرّحمہ کے مطابق شعبان،،تشعب،، سے بنا ہے جس کا معنی تفرق کے ہے۔چونکہ اس بابرکت مہینہ میں

کثرت سے خیر متفرق ہوتے ہیں اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے(ما ثبت با السنہ صفحہ ۲۸۶)سیدی ومرشدی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شعبان کے ہر ہر لفظ سے نور ونکہت میں ڈوبے ہوئے وہ نکات بیان فرمائے ہیں کہ اسے پڑھ کر روح ایمان جھوم اٹھتی ہے اور قلب مومن میں عشق وعرفان کے گلشن مہکنے لگتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں اس میں پانچ حرف ہیں۔ش،عین،با،الف،نون،جس میں ش۔شرف و بزرگی بتاتا ہے۔عین علو اور بلندی کے طرف رہنمائی کررہا ہے۔با سے برّ(بھلائی)الف سے الفت اور نون سے نور کا اشارہ ہوتا ہے۔لھذا ربّ العٰلمین اپنے نیک بندوں کو اس ماہ مقدس میں یہ ساری چیزیں عطا فرماتا ہے۔(غنیتہ الطالبین عربی جلد اول صفحہ۲۸۸)اس رات کے متعدد نام علماء نے بتائے ہیں۔جو اس کی عظمت و بزرگی کو واضح کررہی ہیں۔ان ناموں میں سے لیلتہ المبارکہ،لیلتہ الرّحمہ،،لیلتہ البرّ ہ،،اور لیلتہ الصلہ زیادہ مشہور ہیں۔سال کے آٹھویں مہینے یعنی شعبان کا نام عرب عاربہ نے عادل رکھا تھا۔عربوں کی قدتم تاریخ میں اس کا نام زاہر اور ثمود میں اس کا نام ہوبل بھی ملتا ہے۔(بحوالہ محمود شکرن الوسی،بلوغ الادب فی احوال العرب جلد سوم صفحہ۵۹۳)ایک قول یہ بھی ہے کہ،،شعب،،ظہر یعنی پشت اور پیچھے کو کہتے ہیں اور درمیان میں ہونے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔چونکہ یہ رجب اور رمضان کے درمیان میں ہے اسلئے اسے شعبان کہنے لگے۔ (اسماء الاشھر فی العربیتہ ومعانیھا صفحہ۴۹)از ڈاکٹر انیس فریحہ

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

فضائل شب برأت ۔قرآن کی روشنی میں

حٰم ہ والکتاب المبین ہ انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبٰرکۃٍ اناکنا منذرین فیھا یفرق کل امرِ حکیم ہ۔

قسم ہے اس روشن کتاب کی ۔ بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔ بیشک ہم ڈرسنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ۔
اس آیت کی تفسیر میں حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادا بادی علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں۔اس شب میں قرآن پاک بتمامہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا۔پھر وہاں سے حضرت جبرئیل امین ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے۔تفسیر نور العرفان میں مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرّحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس رات میں سال بھر کے رزق ،موت ،زندگی وذلت غرض تمام انتظامی امورلوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر صحیفہ اس محکمہ کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے۔جیسے ملک الموت کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ۔

تفسیر کے ساتھ ساتھ آپ نے عظمت مصطفٰے پر ایک بڑا عمدہ اور نفیس نکتہ بھی بیان فرمایا۔جس کو پڑھ کر دل ودماغ میں کیف ونشاط کی امنگیں پھوٹنے لگتی ہیں اور جسے دیکھ کر روح ایمان جھوم اٹھتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا

کہ علوم خمسہ پر فرشتوں کو سال بھر پہلے مطلع کر دیا جاتا ہے تو اگر حضور کو اطلاع تام دے دی گئی تو اعتراض کیا ہے۔

صاحب تفسیر ابن کثیر اس آیت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ایک حدیث مرسل بھی تحریر کرتے ہیں کہ شعبان میں اس شعبان سے اگلے شعبان تک کے تمام کام مقرر کر دیئے جاتے ہیں ۔ یہاں تک کہ نکاح کا اور اولاد کا اور میت کا ہونا بھی ۔صاحب روح البیان اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت شب برأت کے متعدد ناموں کو تحریر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ۔ پندرھویں شب کو لیلتہ الصک (دستاویز والی رات) بھی کہتے ہیں۔کیونکہ محصل جب خراج لے لیتا ہے تو خراج والے کو برأت لکھ دیتا ہے۔ایسے ہی اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں کو اپنے بندوں کو برأت (جہنم سے آزادی) لکھ دیتا ہے۔صاحب تفسیر روح البیان۔فیھا یفرق کل امرِ حکیم کی عالمانہ تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

اسی شب میں ہر امر محکم و متیقن لکھا اور جدا کیا جاتا ہے مثلاً ارزاق العباد اور ان کے آجال اور دیگر اموراسی رات سے اگلے سال کی رات کے درمیان جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ سب لکھ دیا جاتا ہے بعض علماء نے کہا کہ شب پندرہ شعبان میں ان امور کے لئے لوح محفوظ سے کام شروع ہو کر لیلۃ القدر کو ختم کیا جاتا ہے ۔ارزاق (رزقوں) کی کتاب میکا ئیل علیہ السّلام کو ۔حروب،

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

زلازل،صواعق ، وخسف (جنگ وجدال ، زلزلوں اور تباہیوں) کی کتاب جبرئیل علیہ السلام اوراعمال کی کتاب آسمان دنیا کے اسماعیل فرشتہ (علیہ السلام) کواور یہ بہت بڑا فرشتہ ہے ۔اور مصائب (پریشانیوں اور مصیبتوں) کی کتاب حضرت عزرائیل علیہ السّلام کو یہاں تک کہ بازار میں چلنے اور نکاح کرنے اور ان سے بچوں کی پیدائش وغیرہ تمام لکھ دیا جاتا ہے اور جو مرنے والے ہیں ان سب کے اسماءعزرائیل علیہ السّلام کے سپرد ہوتے ہیں۔

صاحب ضیاء القرآن اس آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں ویسے نصف شعبان کی رات بھی بڑی برکتوں والی رات ہے ۔اس کی فضیلت میں متعدد احادیث مروی ہیں ۔ان میں سے ایک حدیث سیدنا علی کرم اللہ وجھہٗ الکریم سے مروی ہے۔آپ نے فرمایا۔قال رسول اللہ ﷺ اذا کانت لیلہ النصف من شعبان فقوموالیلھا وصومو انھارھا فان اللہ تعالیٰ ینزل فیھا لغروب الشمس الی سماء الدنیا فیقول، الا مستغفر اغفرلہ، الا مسترزق فارزقہ 'الا مبتلیٰ فاعافیہ الا کذا الا کذا حتیٰ یطلع الفجر (ابن ماجہ ۔والبیھقی (روح المعانی)

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتو رات کو جاگا کرواور دن میں روزہ رکھا کرو۔جب سورج غروب ہوتا ہے اس

وقت سے اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اوراعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا تاکہ میں اسے بخش دوں ۔ ہے کوئی رزق طلب کرنے والا تاکہ میں اسے رزق دوں ۔ ہے کوئی مصیبت زدہ تاکہ میں اس کواس سے نجات دوں ۔ یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے۔

سورۂ دخان کی اس آیت میں یفرق کا لفظ آیا ہے جس کی تفصیل امام لغت جوہری نے ،، بین،، سے کیا ہے یعنی کسی چیز کو واضح کر دینا اور صاحب ،،تاج العروس،، نے اس کی تفصیل ،،یقضٰی ،، بتایا۔جس کا معنی ہے۔فیصلہ کرنا۔(تاج العروس)

اس رات عالم تکوین میں مختلف امورانجام دینے والے ملائکہ کوسال بھر کے ان کے متعلقہ فرائض کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا جاتا ہے اوراللہ رب العزت آنے والے امور کے متعلق اپنا فیصلہ فرماتا ہے اورطلوع فجر تک برکت ہی برکت رہتی ہے ۔اس کی مزید تفصیل مشکوۃ المصابیح باب قیام شہر رمضان کی اس حدیث میں دیکھی جاسکتی ہے۔جس میں سید عالم ﷺ نے موت وزندگی کے خدائی فیصلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا۔عن عائشة عن النبی ﷺ قال ھل تر رین ما ھذہ الیلة یعنی لیلہ النصف من شعبان قالت ما فیھا یا رسول اللہ !فقال فیھا ان یکتب کل مولودِ نبی آدم فی

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

هـذهِ السـنة وفيها ان يكتب كل هالك من بنى آدم فى هٰذهِ السنة و فيهـا تـرفـع اعـمـالهـم و فيهـا تنزل ارزقهم (رواة البيهقى فى الدعوات الكبير (مشكوة صفحه ۱۱۵)

ام المومن حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔اے عائشہ اس رات کی کیا اہمیت ہے؟ تو جانتی ہے۔تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا فضیلت ہے؟ تو آپ نے فرمایا اس سال جن بچوں کی پیدائش ہونے والی ہوتی ہے وہ اس رات لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس رات سال بھر میں مرنے والوں کو لکھ دیا جاتا ہے۔اسی رات میں لوگوں کے اعمال (بارگاہ خداوندی میں) پیش کئے جاتے ہیں اور اسی میں لوگوں کا رزق اتارا جاتا ہے۔

فضائل شعبان وشب برأت احادیث کی روشنی میں۔

رحمت ونور کے برستے ہوئے ساون والی اس رات کی فضیلت و برکت اور اسکی عظمت ورفعت پر احادیث کریمہ میں جس طرح روشنی ڈالی گئی۔ اسے پڑھ کر ایک مومن کے قلب ونظر میں کہکشاں کا جمال مسکرانے لگتا ہے،کوثر کی لہراتی ہوئی موجوں میں وہ مچلنے لگتا ہے اور قلب وجگر کی دنیا میں عبادت وریاضت کا ایک نیا جذبہ انگڑائی لینے لگتا ہے اور پھر عالم تصوّر میں اس کا دل دماغ آسمانی تجلیات سے پرنور ہوکر ایک نئی دنیا میں کھو جاتا ہے۔

امت کے غم خوار سید عالم ﷺ نے اس پرنور شب میں پوری پوری رات جاگ کر اور جنت البقیع میں آرام فرما اپنے جانثاروں کے لئے دعائے مغفرت فرما کر اس کی اہمیت اور اس کی عظمت و بزرگی کو جس طرح آشکارا فرمایا۔اس کا ہی یہ نتیجہ ہے اور اس کا ہی یہ ثمرہ ہے کہ ہر دور میں مسلمان اس رات اپنے گناہوں کے معافی کے لئے اپنی پیشانیوں کو سجدوں کی خصوصی لذتوں سے آشنا کر کے، برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ،اپنے پروردگار کو راضی کرنے کا جو انداز اختیار کرتا ہے اس کی برکتوں سے سال بھر اس کی زندگی نور ونکہت سے پرنور معطر ومنور اور مہکتی نظر آتی ہے۔

احادیث کریمہ کے ذریعہ جب ہم صدیوں کا فاصلہ لمحوں میں طے کر کے

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

اس عہد فرخندہٗ فال میں پہونچتے ہیں تو کیف ونشاط میں ڈوبا ہوا ایک ایسا روح پرور منظر نظروں کے سامنے مسکرانے لگتا ہے جس میں ہر طرف رحمت ونور کی برسات نظر آتی ہے۔

نورونکہت سے پرنور اس نورانی شب میں کائنات کے تاجدار، امت کے غمخوار، سید الانبیاء فداك ابی وامی کبھی حجرہٗ عائشہ میں تڑپ تڑپ کر اور سسک سسک کر امّت کی فیروز بختی کا مقدر جگمگاتے نظر آرہے ہیں، تو کبھی تسنیم وکوثر سے شرابور جنت البقیع کی دھرتی پر آسودہ فرما ہونے والے اپنے غلاموں کے بالیں کھڑے انکے بلندئے درجات، ترقئے منازل اور برکات اخروی کے لئے اپنے دستہائے جودونوال اٹھائے برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں دعاء فرما رہے ہیں۔کبھی اپنے چاہنے والوں کے جھرمٹ میں رونق افروز ہو کر اوراس رات کے فیوض وبرکات کے چشموں کی نشاندہی فرما کر، آنے والی گناہ گارامت کو اپنے سیاہ نامہ اعمال کو پاکیزہ بنانے کا مقدس شعور عطا فرما رہے ہیں تو کبھی آسمانی دنیا میں ہونے والے فیصلوں کے رازہائے سربستہ کو واشگاف فرما کر انھیں نیکیوں کی دنیا کو تقویٰ وطہارت کے گلشن سے معطّر ومنور کرنے کا سلیقہ سمجھا رہے ہیں۔کبھی آسمان سے برستے ہوئے نور کے اس ساون میں اپنے بدکاریوں کے گناہوں کو دھونے کا انداز سمجھا رہے ہیں، تو کبھی عالم قدس کے مکیں جبرئیل اس

کی آمد ورفت کا راز سمجھا کر سجدوں کی نئی دنیا آباد کرنے کا ڈھنگ سکھا رہے ہیں اور کبھی بارگاہ خداوندی سے ہونے والے بخشش ومغفرت کے اعلانات کا مژدہٗ جانفزہ سنا کر خدا کی بارگاہ میں تڑپنے سسکنے کا انداز اوراسکو راضی کرنے کا طریقہ بتا رہے ہیں۔

غرضکہ اس نورونکہت کی دنیا میں پہونچتے ہی کہیں قدم قدم پر شہہ پر جبرئیل کی جھنکار سنائی دیتی ہے تو کہیں قدسیوں کی چہل پہل سے دھرتی کا مقدر جگمگاتا ہے۔جدھر دیکھئے رحمت ونور کا ایک ساون ہے جو سیاہ کاروں کے گناہ کو بہائے چلا جارہا ہے جس سمت نظر اٹھایئے بخشش ومغفرت کا پروانہ ہے جو گناہوں پر شرمندگی وندامت اور عرق انفعال کے صرف چند قطروں پر گردش کر رہا ہے۔ جس طرف رخ کیجئے جودونوال اور بخشش وعطا کا دریائے رحمت ہے جو لبوں کی ہلکی سی جنبش پر لہریں مارتا دکھائی دے رہا ہے۔جہاں جایئے گنہگاروں کی پیشانیوں پر سجود نیاز کی چند سلوٹوں پر فردوس بریں کی بہاریں ان پر قربان ہوتی نظر آرہی ہیں ۔

جب جب ہم احادیث کریمہ کے روشنی میں عالم تصوّر میں اس آسمانی اہتمام اور خدائی انعام کا مشاہدہ کرتے ہیں۔جس نے دھرتی پر تقویٰ وطہارت کی کیسی کیسی دنیا سجا رکھی ہے، عبادت وریاضت کے کیسے کیسے گلشن مہکار کھے ہیں اور

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

سجود و نیاز کی دنیا میں کیسا کیسا انقلاب برپا کر رکھا ہے تو روح ایمان جھوم اٹھتی ہے۔گناہوں کی دنیا میں زلزلہ آجاتا ہے۔گلشن عبادت میں نئی باد بہاری رقص کرنے لگتی ہے۔

جب ہم شب برأت کی احادیث کریمہ پر تلاش و تحقیق کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ تقریباً دس سے زائد صحابہ ءکرام سے اس کی فضیلت میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔جن میں سے کچھ کے نام حسب ذیل ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق (الدر المنثور ۷/ ۴۰۳) حضرت علی مشکلکشا (مشکوۃ صفحہ ۱۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ (مشکوۃ شریف صفحہ ۱۱۵) حضرت ابو موسیٰ اشعری (مشکوۃ شریف صفحہ ۱۱۵) عبداللہ بن عمرو عاص (مشکوۃ صفحہ ۱۱۵) حضرت معاذ ابن جبل (الطبرانی وابن ماجہ) حضرت ابوثعلبہ خشنی (بیہقی شعب الایمان جلد سوم صفحہ ۳۸) کثیر بن فرہ ( ) عثمان ابن ابی عاص (بیہقی شعب الایمان جلد سوم صفحہ ۸۳) حضرت عکرمہ حضرت عمران بن حصین (مسلم شریف) حضرت ابوھریرہ (مجموع الزوائد) حضرت عوف بن مالک ( )

اب ذیل میں چند احادیث کریمہ ملاحظہ فرمائیں جنکی طلعتوں، شوکتوں اور عطر بیز نکہتوں سے ایک طرف مومن کی مشام جاں معطّر و منوّر ہے تو دوسری طرف دنیائے تقویٰ وطہارت میں کہکشاں کا جمال بھی مسکرا رہا ہے اور عبادت

و ریاضت کی دھرتی پر سجود نیاز کے گلشن بھی مہک رہے ہیں۔

عن عائشة قالت فقدت النبی ﷺ ذات ليلةِ فخرجت اطلبه فاذاهو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال يا عائشة اكنت تخافين ان يحيف الله عليك و رسوله قالت قد قلت و مالی ذالك و لكنی ظننت انك اتيت بعض نساءك فقال ان الله تعالى ينزل ليلة النصف شعبان الى سماء الدنيا فيغفر لا كثر من عدد شعر غنم كلب.

(ابن ماجہ صفحہ ۹۹ ترمذی جلد اول صفحہ ۹۲)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی ﷺ کو نہیں پایا۔تو میں انکی تلاش میں نکلی تو آپ بقیع میں آسمان کی طرف سر اٹھائے تشریف فرما تھے۔پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔اے عائشہ کیا تم گمان کرتی ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تم پر زیادتی ہوگئی ۔آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یہ نہیں بلکہ میں نے خیال کیا کہ آپ کسی دوسری زوجہ کے پاس تشریف لے گئے ہونگے۔پھر آپ نے فرمایا۔بلا شبہ پندرہویں شعبان کے شب میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کی بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے

امام زرین کی حدیث میں اتنا اور اضافہ ہے کہ ان لوگوں کو بھی بخش دیا جاتا ہے جو جھنم کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۱۴،۱۱۵) ابن ابی شیبہ، بیہقی ابن ماجہ اور ترمذی میں میں بھی یہ حدیث مروی ہے۔

اس حدیث کی سند میں حجاج ابن ارطاۃ ہے۔جس کی سند میں دو جگہ انقطاع پایا جاتا ہے۔جس کو امام ترمذی نے بیان فرمایا ہے مگر ابن معین نے یحیٰی ابن کثیر کا عروہ سے سماع ثابت کیا ہے جس کی تفصیل علاّمہ عینی کی العمدہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

شب براءت کا مذاق اڑانے والوں نے اس کا سہارا لیکر پورے فضائل وبرکات شعبان اور اس رات کی ساری عبادتوں کو مجروح کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔نفرت کے ظلمت کدوں میں بھٹکنے والوں سے تو کہنا ہی بیکار ہے۔البتہ علم کی روشن وادیوں میں چلنے والے اچھی طرح واقف ہیں کہ باب الاعمال میں ضعیف روایات کے عمل پر سارے علمائے کرام متفق ہیں۔اسکے علاوہ خود یہ روایت بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔جس کی وجہ سے اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے اور اس میں قوّت آجاتی ہے۔چنانچہ سلفیوں کے امام ناصرالدّین البانی (م ۱۹۹۹) نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ حاصل گفتگو یہ ہیکہ ان تمام طرق کی وجہ سے یہ حدیث بلا شبہ صحیح ہے نیز حدیث کی صحت تو اس سے کم سے بھی ثابت ہو جاتی ہے

جبکہ اس میں شدید ضعف نہ پایا جائے جیسا کہ اس حدیث کا معاملہ ہے۔

(سلسلۃ الاحادیث جلد سوم صفحہ ۱۳۸)

اس روایت کو بیہقی نے بھی شعب الایمان میں نقل کیا ہے اور مخالفین کی دنیا میں اس کے محقق مانے جانے والے عبدالعلی نے بھی تحریر کیا ہے کہ اسکے راوی قابل اعتماد ہیں۔

ان احادیث کے علاوہ اور بھی احادیث کریمہ شب برأت کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔خود امام بیہقی کی وہ حدیث بھی ہے جس سے آئندہ سال کے تمام امور طئے کئے جانے کا پتہ چلتا ہے

شب برأت کی عظمت اور اسکی شان وشوکت اتنی مستحکم، مدلّل اور آفتاب نیم روز کی طرح روشن ومنور ہے کہ گروہ مخالفین کے امام ابن تیمیہ کو بھی اسکی عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھنا پڑا

شعبان کی پندرھویں شب کے متعلق بہت سی احادیث اور آثار مروی ہیں اور سلف کی ایک جماعت سے بھی منقول ہے کہ وہ لوگ اس رات نماز پڑھا کرتے تھے۔لھذٰا اس رات اکیلے نماز پڑھنے والوں کیلئے سلف کا عمل بطور نمونہ موجود ہے اس میں ان کے لئے دلیل ہے۔لھذٰ اس جیسے عمل پر کوئی پکڑ یا کوئی نکیر کرنا صحیح نہیں۔(مجموعہ الفتاویٰ جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۲) سلفیوں کے امام شیخ البانی نے شب براءت کی

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

احادیث پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے ان لوگوں کی گرفت کی ہے جو کسی صحیح حدیث کے نہ ہونے کے مدّعی ہیں (سلسلۃ الاحادیث جلد چہارم صفحہ ۳۴۲) ان تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ اس رات معمولات اہل سنّت اتنے مضبوط، اتنے مستحکم اور اتنے مستند ہیں کہ بات بات پر حرام و ناجائز اور بدعت کا فتویٰ لگانے والے بھی یہاں سر جھکائے اعتراف فضیلت کے لئے مجبور ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب ظہور فرماتا ہے اور مشرک اور چغل خور کے علاوہ سبھوں کو بخش دیتا ہے۔ (صفحہ ۹۹)

صاحب طبرانی نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے اس رات کی فضیلت کے تعلق سے ایک روایت نقل کی ہے۔ جس میں رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں۔

يطلع الله الى جميع خلقه ليله النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا المشرك او شاحين .

(رواه الطبراني ابن حبان في صحيحه)

پندرھویں شعبان کی رات اللہ تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور عداوت رکھنے والے۔ امام بیہقی نے بھی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے اور اس کے محقق

بتائے جانے والے عدنان عبد الرحمٰن نے بھی اس کی سند کو جید قرار دیا ہے ۔محدّث ابن حبان نے بھی اس حدیث کو تحریر فرمایا ہے اور اس کے محقق سمجھے جانے والے شعیب ارناؤط کے مطابق بھی یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ (ابن حبان جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۲) علامہ ہیثمی اپنی کتاب معجم کبیر اور اوسط میں محدّث طبرانی کی اس حدیث کو نقل کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ اسکے راوی قابل اعتماد ہیں (مجمع الزّوائد)

احادیث کریمہ میں جن پانچ راتوں میں جاگنے والوں کے لئے خصوصی بشارت ہے۔ وہ پانچ راتیں یہ ہیں۔ ذی الحجّہ کی آٹھویں۔ نویں۔ دسویں رات اور عید الفطر کی رات نیز شب براءت۔

ان پانچ راتوں میں رحمت الٰہی کا خصوصی نزول ہوتا ہے، بخشش و مغفرت کے خزانے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ کوثر کی موجوں میں نئی انگڑائیاں لہریں مارتی ہیں اور گنہگار سے گنہگار آدمی بھی بندگی کے چند سجدے اور ندامت کے چند قطروں سے اپنا مقدر سنوار لیتا ہے۔ اسی لئے ائمہ اسلام اور اولیائے امت کے یہاں اس رات عبادت کا خصوصی اہتمام پایا جاتا ہے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت محسن ملّت حضرت مولانا الشاہ حامد علی فاروقی علیہ الرّحمہ (بانی مدرسہ اصلاح المسلمین و دارالیتامیٰ رائے پور چھتیس گڑھ) اپنے مریدین، ومتوسلین کو ان راتو ں میں

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

عبادت کے لئے خصوصی طور پر متوجہ فرمایا کرتے تھے اور خود بھی ساری رات عبادتوں میں گزارتے تھے۔اس موقع پر آپ مدرسہ اصلاح المسلمین رائے پور کے طلباء میں ذوق عبادت اور شوق بندگی پیدا کرنے کیلئے انہیں ان کا مقام اور ان کی عظمت یاد دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تم وارث انبیاء اور نائب مصطفیٰ بننے والے ہو۔لھذٰا ان راتوں میں درود شریف پڑھ کر اور نفل نماز ادا کر کے خدا سے گریہ وزاری کے ساتھ مغفرت طلب کیا کرو اس سے تمہارا سینہ روشن بھی ہوگا اور علم کی دولت سے تم مالا مال بھی ہوگے۔

ماہ شعبان اسلاف کی نظر میں

اسلام میں شروع ہی سے اس رات کی اہمیت محسوس کی گئی اور لوگ اپنے اپنے ڈھنگ سے مختلف انداز میں اس کے فیوض وبرکات حاصل کرتے رہے ہیں۔

اسلاف کرام میں حضرت خالد بن معدان حضرت مکحول، حضرت اسحاق بن راہویہ اور حضرت لقمان بن عامر جیسے جلیل القدر تابعین کے یہاں اس کا اہتمام ملتا ہے۔ماثبت بالسنہ میں شیخ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرّحمہ اسلاف کی نظر میں شب براءت کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

یہ حضرات اس رات مسجد میں پہونچ کر پوری پوری رات عبادت کیا کرتے تھے۔علاّمہ ابن عثمان کا بھی یہی کہنا ہے۔ایک جگہ وہ لکھتے ہیں کہ بعض تابعین سے اس موقع پر نماز اور ذکر وفکر کی صورت میں شب بیداری کا ثبوت بھی ملتا ہے۔عامل سنّت وقاطع بدعت علاّمہ الحاج مالکی علیہ الرّحمہ اس رات کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یقیناً یہ رات بڑی عظمت والی رات ہے۔ہمارے اسلاف اس کی بڑی تعظیم کیا کرتے تھے اور پہلے ہی سے اس کی تیاری میں لگ جاتے تھے اور جب یہ رات آتی تو اس کی حرمت اور اس کی عظمت وفیوض وبرکات کے لئے بالکل مستعد نظر آتے تھے (المدخل جلد اول صفحہ ۲۹۲)

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

شب برأت کی عظمت اتنی مستحکم مدلّل اور مضبوط ہے کہ گروہ مخالفیں کے
امام ابن تیمیہ کو بھی اس کی عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھنا پڑا جیسا کہ آپ
پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں مکہ معظّمہ کے عظیم محدّث السید محمد بن علوی المالکی
تحریر فرماتے ہیں کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے
کہ پانچ راتوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جمعہ کی رات، عیدین کی رات، اوّل
رجب کی رات اور نصف شعبان کی رات یعنی شب برءات (ماذاتی شعبان صفحہ
۸۷ بحوالہ فضائل شعبان وشب برأت مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب)

سعید بن منصور محدث کا بیان ہے کہ عطا بن یسار نے فرمایا۔ شب قدر کے
بعد شب برأت سے بڑھ کر کوئی رات نہیں۔ حرمین طیبین میں سعودی تسلط اور آل
شیخ کا دور دورہ ہونے کے باوجود آج بھی ہر سال وہاں شب برأت کا گھروں گھر
خصوصی اہتمام پایا جاتا ہے۔ حضرت محسن ملّت خلیفہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ
جب میں حج کیلئے گیا تو جہاں پر میرا قیام تھا وہاں ایک دن ناشتہ میں حلوہ لا کر رکھا
گیا۔ جب میں نے اس کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ شب برأت کا ہے
یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ حاجی زیادہ تر پانی کے جہاز سے جاتے تھے اور رمضان
ہی میں حجّاج کرام کا قافلہ مکہ معظّمہ پہونچ جاتا تھا۔

وظائف شب برأت

شب برأت میں کوئی مخصوص دعاء نہیں ہے اور نہ ہی کسی حدیث میں
کسی معیّن اور مخصوص نماز کا ذکر ہے۔ البتہ مشائخ عظام اور اولیاء کرام سے ان
کے اپنے اپنے تجربات کی روشنی میں ان کے یہاں کچھ اوراد و وظائف ملتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدّیقہ نے اس رات رسول پاک سے حالت سجدہ میں جو
دعاء بیان کی وہ اس طرح ہے اسے پہلے سجدہ میں پڑھیں۔

سَجَدَ لَكَ خَيَالِيْ وَسَوَادِيْ وَ اٰمَنَ بَكَ فُوَادِيْ فَهٰذِهٖ يُدَىْ وَمَا
جنيت بها على نفسى ما عظيم يرجى لِكلِ عظِيمٍ يا عظيمُ اِغْفِرِ
الذَّنْبَ الْعَظِيْم سَجَدَ وَجِهِيِ لِكُلِّ خَلْقِهٖ وَ شَقَّ سَمْعَه وبصر هٗ.

تیرے لئے میرے خیال اور میرے سراپا وجود نے سجدہ کیا اور تجھ پہ میرا
دل ایمان لایا تو یہ میرا ہاتھ تیرے حوالے ہے اور جو کچھ خطا اور بھول اس کے
ذریعہ مجھ سے ہوا وہ تیرے سپرد ہے اے عظمت والے! جس سے ہر بڑی مشکل
میں امیدیں وابستہ ہے اے عظمت والے۔ بڑے گناہوں کو بخش دے۔ میرے

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

چہرے نے سجدہ کیا اس کو جس نے اسے پیدا کیا اور اس کے لئے کان آنکھ بنائے۔

پھر دوسرے سجدے میں پڑھے۔

اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوذُ بِعَفُوِكَ مِنْ عَتَابِكَ وَ اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا اَحصیٰ ثَنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اِثْنَيْتَ عَلٰى نِفْسِكَ ۔اِعفر وَجْهِىَ فِى التُّرابِ لِسَيَّدِى وحَقَّ لَه اَنْ يَسْجُدَ ۔

پھر سر اٹھا کر یہ دعاء پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ قَلْباًتَقِياً مِنَ الشَّعْرِ نَفْساًلَا جَا فِياً وَ لَا شَقِيّاً ۔اے اللہ تقویٰ شعار دل عطا فرما۔ جو برائی سے پاک ہو نہ ظالم اور بد بخت ہو۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعف عَنِّى ۔اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی تجھے پسند ہے ہمیں بھی معاف فرما۔ یہ دعاء شب قدر اور شب براءت بلکہ اور بھی بڑی راتوں میں پڑھیں۔ دارین کی برکتوں اور سعادتوں کی ضمانت ہے

(۳) اَعُوذُ بِكَ بِعَفُوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اَحصیٰ ثَنَاءُ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفِسِكَ ۔

یا اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں عفو کے ساتھ تیری سزا سے اور تیری رضا کے

ساتھ ناراضگی اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے تیری ذات بڑی عظمت والی ہے ۔میں تیری حمد اس طرح نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے خود اپنی حمد کی۔

(۴) اس رات ۲۱ بار سورہ مزمّل پڑھے۔ اول آخر ۳،۳ بار درود شریف پھر درود تاج پڑھ کر رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کریں حضرت محسن ملّت علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں اس کی برکت سے اسے حج وزیارت کی سعادت حاصل ہوگی۔

(۵) سورہ دخّان پڑھے قیامت کی ہولناکیوں سے اور سکرات کی تکلیفوں سے محفوظ رہے گا

(۶) ۴ رکعت نفل پڑھے ۲۔۲ رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں ۱۱۔۱۱ بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور بعد نماز ۱۰۱ بار درود شریف پڑھ کر سارے مسلمانوں کی روحوں کو بخش دے پھر دعا مانگے قبول ہوگی۔

(۷) کاروبار میں برکت کے لئے اور قرض کی ادائیگی کے لئے ۲،۲ رکعت کی نیت سے ۴ رکعت نفل پڑھے پھر ۱۱ بار سورہ واقعہ اس طرح پڑھے کہ اول و آخر ۲۱،۲۱ بار درود شریف پڑھ کر دعاء مانگے۔

(۸) بچی کے لئے۔ جس کا رشتہ نہ لگ رہا ہو وہ اس وظیفے کو پڑھے جلد ہی رشتہ لگ جائے گا۔

اوّل آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر ایک سو ایک بار اس دعاء کو پڑھے۔

اِنَّ رَبِی لَطِیُفٌ لِمَا یَشَاءُ اللّٰه هُوَا لُعَلِیُمُ الُحَکِیُمُ

(سورہ یوسف آئت نمبر ۱۰۰)

اوّل آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر ایک سو اکتالیس بار اس دعاء کو پڑھیں۔

عَسٰے اللّٰهُ اَنُ یَا تِیُنَ بِهِمُ جَمِیُعَا اِنَّه هُوَا الُعَلِیُمُ الُحَکِیُمُ

(سورہ یوسف آئت نمبر ۸۳)

(۹) بیماری سے شفایابی کے لئے۔

۱۰۱، بار درود شریف پڑھ کر سورہ معوذتین (قل اعوذ برب الفلق۔قل اعوذ برب النّاس) ۴۱، ۴۱ بار پڑھ کر پانی میں دم کر کے رکھ لیں۔تھوڑا آب زمزم ملا لیں اور صبح شام اکیس دن تک پیئں انشاءاللہ شفا ملے گی۔

(۱۰) بعد عصر ۴۰ بار (وَلَاحَوُلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِا للّٰهِ الُعَظِیُمِ) پڑھے

(۱۱) غسل۔اس دن غسل کرنا بلاؤں اور سحر جادو وغیرہ سے نجات کا سبب ہے۔اس کے لئے بیری کے سات پتے پیس کر یا ابال کر اس سے غسل کریں۔یہ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، حضور مفتیٔ اعظم ہند اور سیدی مرشدی استاذی حضور حافظ ملّت علیھم الرّحمہ کے معمولات میں شامل تھا ۔حضرت محسن ملّت علیہ الرّحمہ

فرماتے ہیں کہ میں نے متعدد بار اس کا تجربہ کیا اور کئی لوگوں کو اس پر عمل کروایا بفضل خدا ہر کسی کو شفا ملی۔حضرت فخر الاولیاء الشاہ مولانا فاروق علی فاروقی علیہ الرّحمہ (اوّل جانشین محسن ملّت وفات ۱۴ جمادی الاوّل ۱۳۸۹ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۶۹ء) فرماتے ہیں کہ اگر غسل کے بعد تین تین بار قُلُ اَعُوُذُ بِرَبِّ الُفَلَقِ ،قُلُ اَعُوُذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ لے تو رات میں عبادت کا شوق و ذوق اور بھی بڑھ جائیگا۔

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

دعاء نصف شعبان

بعد مغرب ۲،۲ رکعت کی نیت سے چھ رکعت نماز نفل پڑھیں (لفظ عرب کو یاد رکھیں ۔ع۔ر۔ب) دو رکعت عمر درازی مع صحت و عافیت کی نیت سے۔ پھر دو رکعت رزق اور کاروبار میں برکت کی نیت سے۔ پھر دو رکعت بلاؤں اور مصیبتوں سے حفاظت کی نیت سے۔ ہر دو رکعت میں سلام کے بعد سورہ یٰس پڑھیں۔ جب پوری چھ رکعت ہو جائے تو سورہ یٰس کے بعد حسب ذیل دعاء پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ یا ذَالمَنِّ وَلَا یمُنُّ عَلَیْہِ یا ذَالجَلَالِ وَ الِاکرَامِ وَ یا ذَاالطَّوْلِ وَالْاِنعَامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ظَھْرَ اللَّاجِیْنَ وَ جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَاَمَانَ الْخَائِفِیْنَ ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْماً اَوْ مَطْرُوْداً اَوْ مُقْتَراً عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَ حِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَ اِقْتَارِ رِزْقِیْ وَ اثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْداً مَّرْزُوْقاً مُّوَفَّقاً لِلْخَیْرَاتِ معافاً مغفوراً مّرحوماً اِلیٰ یوم القیامۃ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یُشَاءُ وَ

یُثْبِتُ وَ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَ یُبْرَمُ اَسْئَلُکَ ان تکشف عنّا من البلاء و لبلواء ما نعلم و ما لا انت به اعلم انّك اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ اَوْلِیَاءِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلَّمَ کَمَا ھُوَ اَھْلَہ وَ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ لسَّلَامِ مِنَّا وَ مِنْ اَھْلِنَا وَ مَنْ جَمِیْعِ المئومنین و المئومنات الاحیاء منھم و الاموات، اَللّٰھُمَّ اِجْعَلْ بَرَکَاتَہٗ بَاقِیَۃً فِیْنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ ،، آمین

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

روحوں کی آمد

مرنے کے بعد عام انسانی جسم مٹی ہو جاتا ہے مگر روح باقی رہتی ہے ۔اسی لئے روحوں کیلئے ایصال ثواب کا سلسلہ چلتا رہتا ہے احادیث کریمہ کے روشنی میں ائمہ کرام کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ روحیں سال کی متعدد راتوں میں اپنے گھروں کو آتی ہیں ۔خصوصاً جمعہ ،عیدین ، رجب اور پندرھویں شعبان کی راتوں میں یہ خصوصیت کے ساتھ اپنے گھروں تک پہونچتی ہیں ۔اس سلسلے میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرّ حمہ والرضوان کی ایک مستقل کتاب بنام ''اتیان الارواح'' ہے جس میں قرآن واحادیث کریمہ کی روشنی میں اور آئمہ اسلام ،سلف صالحین کے ارشادات کی روشنی میں آپ نے اس مسئلہ کو اتنا واضح اور روشن کردیا کہ دوپہر کی دھوپ کی طرح وہ مسئلہ روشن وتابناک ہوکر آج ارباب علم و دانش کو دعوت فکر دے رہا ہے ۔اور گمراہی کے ظلمت کدوں میں بھٹکنے والوں کیلئے

مینارۂ نور بن کر صراط مستقیم پر اجالا بکھیر رہا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرّ حمہ شرح مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دربعض روایات آمدہ است کہ روح میت می آید۔ خانہء خود را شب جمعہ پس نظر می کند کہ تصدق کنند از وے یا نہ۔

بعض روایات میں بھی آیا ہے کہ میّت کی روحیں جمعہ کی رات اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دیکھتیں ہیں کہ گھر والے ان کے نام سے ایصال ثواب کر رہے ہیں یا نہیں۔

مرنے کے بعد اگر چہ جسم سیکڑوں من مٹی کے نیچے دفن ہو جاتا ہے مگر روح باقی رہتی ہے اور یہی ایصال ثواب کی اصل وجہ ہے۔ روح کی بقا کے سلسلے میں امام اجل عبداللہ بن مبارک اور ابو بکر ابن شیبہ (استاد امام بخاری و مسلم) نے صحابی رسول عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے موقوف اور قاطع فتنہ خلق قرآن امام احمد ابن حنبل اپنی مسند میں بسند صحیح رسول پاک ﷺ سے مرفوعاً روایت فرماتے ہیں کہ

ان الـدنيـا جـنة لكافر وسجن المومن وانما مثل المو من حيـن تـخرج نفسه كمثل رجل كان فى سجن ما خرج منه فجعل يتقلب فى الارض و يفسح فيها

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

بے شک دنیا کافروں کے لئے جنت اور مومنوں کیلئے جیل خانہ ہے
۔مومن جب اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے آدمی جیل
سے چھوٹتا ہے کہ زمین پر جہاں چاہے جائے۔

اس حدیث کو طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں، حاکم نے مستدرک میں، ابونعیم
نے حلیہ میں بھی نقل فرمایا ہے اور صاحب ترمذی نے حضرت انس بن مالک (
ولادت ۱۰ قبل ہجرت تا ۹۳ھ) سے بھی اسی طرح روایات نقل کی ہیں۔اس
سلسلے میں حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کس شان وشوکت اور کس دبدبہ کے ساتھ
بیان فرمارہے ہیں۔جسے پڑھ کر روحیں جھوم اٹھتی ہیں اور قلب مومن میں کہکشاں کا
جمال مسکرانے لگتا ہے۔ابن ابی ادنیا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہیں
۔قال بلغنی ان ارواح المومنین مرسلة تذھب حیث شاء ت ۔مجھے
حدیث پہونچی ہے کہ مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں،اسی
طرح علامہ منادی تیسر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں جسے پڑھ کر گناہوں کی دنیا
میں زلزلہ آجاتا ہے اور تقویٰ وطہارت کے گلشن بھی مہکنے اور لہکنے لگتے ہیں اور
گناہگار سے گناہگار بندے کے دل ودماغ میں بھی نیکیوں کے حصول کا جذبہ
انگڑائی لینے لگتا ہے۔وہ لکھتے ہیں

ان الروح اذا تخلت من ھذا الھیکل وانفکت من قیود با لموت

تحول الی حیث شا ت

جب یہ روح اس جسم سے جدا اور موت کے باعث قیدیوں سے رہا
ہوتی ہے تو جہاں چاہتی ہیں جولاں کرتی ہیں۔قاضی ثناء اللہ بھی تذکرۃ الموتی میں
لکھتے ہیں ارواح ایشاں (اولیائے کرام قدست اسرارھم) از زمین وآسمان و
بہشت ہر کہ خواہد می رود۔ اولیائے کرام کی ارواح مقدسہ زمیں وآسمان اور جنت
میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔یہیں سے روحوں سے استمدادو استعانت کا
ثبوت بھی ہوجاتا ہے۔اسی لئے اس سلسلے میں فن احادیث کے تاجدار حضرت شیخ
عبد الحق محدّث دہلوی نے روحوں سے امداد واستعانت کے سلسلے میں ان تمام
حدیثوں کا نچوڑ اس طرح پیش فرمایا ہے۔

ہر کہ استمداد کردہ می شود بوی در حیات استمداد کردہ می شود بوی بعد از
وفات (بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۱۹۱)

اس طرح دنیائے اسلام کی عظیم وجلیل ہستی شیخ الاسلام ،کشف
الغطاعمالزم للموتیٰ علی الاحیاء کی فصل ہشتم میں ارواح کی آمد پر روشنی
ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

درعزائب وخزانہ نقل کردہ کہ اروح مومنیں می آیند خانہائے خود در ہر
شب جمعہ وروز عیدین وروز عاشورہ وشب برأت۔۔پس ایستادہ می شوند بیروں

خانہائے خود وندامی کند ہر یکے بآواز بلند اندوہ گیں اے اہل واولا دمن ونزدیکان من مہربانی کنید بر ما بصدقہ۔

عزائب وخزانہ میں منقول ہے کہ ارواح مومنین ہر شب جمعہ ،روز عیدین،روز عاشورہ اور شب برأت میں اپنے گھروں کو آتی ہیں اور دروازہ پر غمناک آواز میں صدا لگاتی ہیں کہ اے میرے گھر والو،میرے بچوں ،میرے دوستوں ہم پر صدقہ کرنے کی مہربانی کرو۔

اسی طرح خزانۃ الروایات کے مطابق سیدنا حضرت ابن عباس کی اس روایات میں جس میں اپنے اپنے گھروں میں روح کی آمد کا ذکر ہے۔اس میں کس اعتماد اور کس درجہ یقین کے ساتھ اعلان کر رہی ہیں کہ وقت کا بخیل سے بخیل اور کنجوس سے کنجوس آدمیوں کے مردہ دلوں میں بھی اپنے مرحومین پر صدقہ کرنے اور انکے نام پر کچھ نچھاور کرنے اور انکے نام فاتحہ دلانے کا جذبہ انگڑائی لینے لگتا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

اذاكان يوم عيد او يوم جمعة او يوم عاشورة او ليلة النصف من شعبان تاتی ارواح الاموات و يقومو اعلى ابواب بيوتهم فيقولوا هل من احد يذكرنا ،هل من احد يتر حم علينا،هل من احد يذكر عُرْبَتَنَا۔

عیدین ،جمعہ ،عاشورہ ،اور شب برأت میں دنیا سے رخصت ہونے والے مرحومین کی روحیں اپنے اپنے گھروں کے دروازوں پہ کھڑے ہو کر صدا بلند کرتی ہیں۔ہے کوئی جو ہمیں یاد کرے،ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے ،ہے کوئی جو ہماری تنہائی کو یاد کرے۔

اسی لئے اس ماہ کی آمد ہوتے ہی ہر جگہ درود وقرآن خوانی اور ذکر و تلاوت کا اہتمام شروع ہو جاتا ہے شب برأت کی رفعت وعظمت کے کھلتے ہوئے گلشن سے جہاں مسلمانوں کے اپنے قلوب معطّر ومنوّر ہو کر اسکے فیوض و برکات کے حصول کے لئے وہ مسجدوں کا رخ کرنے لگتے ہیں وہیں اپنے اپنے آباؤ اجداد اور اہل خاندان نیز گزرے ہوئے لوگوں کی روحوں کو ایصال ثواب کے لئے مومن کے ہر ہر گھر میں فاتحہ اور ثواب کی محفل بھی سجنے لگتی ہے۔کہیں تلاوت قرآن کی زمزمہ سنجیوں سے گھروں کی چہار دیواری جھوم رہی ہیں تو کہیں۔سورۂ یاسین، سورۂ مزّمّل اور سورۂ دخان وغیرہ کی تجلیات سے گھروں کے بام ودر مسکرا رہے ہیں ۔کہیں روح ایمان کو تازگی بخشنے والے درود تاج سے گھر آنگن کی خاموش فضاؤں میں انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی ہے تو کہیں اوراد ووظائف کی بہاریں مردہ قلوب کو ذکر الٰہی کی لذّتوں سے سرشار کر رہی ہیں۔غرض کہ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک،جوان سے لے کر بزرگ تک،مردوں سے لے کر عورتیں تک،شہروں

کی ہر بارونق مسجدوں سے لے کر گاؤں دیہات کی بوسیدہ مسجدوں تک اور آبادی سے لے کر قبرستان تک جدھر دیکھئے آیات قرآنی کے زمزمے ابل رہے ہیں، درود وسلام کے گلشن مہک رہے ہیں، اوراد و وظائف کی نکہت باریوں سے قلب مومن جھوم رہا ہے، اور ذکر وفکر کے صوت سرمدی سے پورا اسلامی معاشرہ انوار وتجلیات کا گہوارہ نظر آرہا ہے۔ اس تلاوت قرآن کی برکت سے، اس ذکر وفکر کی نکہت سے ، اس اوراد ووظائف کی تنویر سے جہاں نیک اور پاکیزہ روحوں کے درجات کو بلندی حاصل ہوتی ہیں۔ وہیں گناہوں کے بوجھ تلے دبی اور سیاہ کاروں کی روحیں بھی نیکیوں کا فیضان پا کر مقدّس لوگوں کی روحوں سے قریب ہو جاتی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے عوام کی زبان میں اسے روحوں کا ملانا کہتے ہیں۔ چونکہ ان کی نیت نیک ہے، ان کا ارادہ پاکیزہ ہے۔ ان کا یہ عمل عمدہ ہے، ساتھ ہی ساتھ اس سے تلاوت قرآن، صدقہ وخیرات اور اوراد و وظائف اور نوافل کا ایک نورانی سلسلہ چل پڑتا ہے۔ جس سے دلوں کی پاکیزگی، دماغوں کو نورانیت اور قلب وجگر کو ٹھنڈک ملتی ہے اس لئے بہر حال یہ ایک بہتر کام ہے۔ مستحب طریقہ اور مباح راستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شب برأت کی عظمتوں اور برکتوں سے گھبرانے والے کوّا خوروں کی بستی میں اس رات زلزلہ آ جاتا ہے۔ ان کے گھروں میں حسرت ویاس کا سناٹا چھانے لگتا ہے اور پھر وہ گھبرا کر اس سے متنفّر کرنے کے لئے اور

عبادت وریاضت کے انگڑائی لینے والے جذبات کو سرد کرنے کے لئے نت نئے منصوبے بنانے اور من گڑھت واقعات کا سہارا لینے کے لئے کمر بستہ اور مستعد ہو جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں جامعہ سلفیہ بنارس کے ایک مدرس حافظ اسعد اعظمی صاحب نے اپنی کتاب ''رسوم شب برأت'' کے صفحہ ۱۵ پر روحوں کے ملانے کے تعلق سے ایک پرلطف اور دلچسپ واقعہ گڑھتے ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں

ایک گاؤں کا زمیندار چودھری فوت ہو گیا۔ جب شب برأت آئی تو دھوم دھام سے چودھری صاحب کی اولاد نے روح ملانے کے لئے ختم کا اہتمام کیا ۔ دس یا بارہ جوڑے، بیش قیمت کپڑے، انواع واقسام کے کھانے اور بہت سے قیمتی برتن وغیرہ ختم میں رکھے گئے اور برادری اکٹھی ہوئی۔ میاں صاحب ختم کہنا شروع کیا۔ جب ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگی تو ہاتھوں کو منھ پر پھرنے کے بجائے یوں ہی ہیں چھوڑ دیا اور ایک لمبی سانس لے کر کہا۔ آہ روح روحوں سے ملنا نہیں چاہتی۔ یہ سنکر چودھری صاحب کے سب گھر والے گھبرا گئے اور کہنے لگے اب کیا ہوگا۔ اگر روح روحوں میں نہ ملی تو ہم پر وبال ضرور آ جائے گا۔ میاں جی جس طرح ہو سکے روح کو ملا دو، روحوں سے۔ میاں جی نے پھر بہت کچھ پڑھا اور ہاتھ اٹھا کر منھ پر نہ پھرے۔ یونہی چھوڑ دیئے اور کہا روح روحوں میں نہیں ملنا چاہتی۔ سب

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

گھر والے بہت پریشان ہو گئے اور رو رو کر کہنے لگے۔میاں جی خدا کے واسطے روح ملانے کی کوشش کرو۔پھر میاں جی نے کچھ پڑھا اور آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ چودھری صاحب کی روح کہتی ہے کہ اس ختم میں جب تک عمدہ اور صحت مند بھینس لا کر نہ رکھو گے۔میں روحوں میں نہیں ملونگی۔گھر والے ایک صحت مند ،نوجواں ،دودھ والی بھینس کھوج کر لائے اور اسے بھی ختم کی دوسری چیزوں میں شامل کر دیا۔اب کہ میاں جی نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھایا اور جلد ہی خوشی سے ہاتھ منھ پر پھر کر کہا۔مبارک ہو، روح روحوں میں مل گئی اور ختم کی سب چیزیں اٹھا کر مع بھینس میاں جی کے گھر چھوڑ آئے۔

''رسوم شب برأت'' کے مصنّف نے واقعہ تو لکھ دیا۔مگر کہتے ہیں کہ اس کا آخری حصہ انھوں نے چھوڑ دیا۔جو اس طرح سننے میں آتا ہے۔میاں جی جو حضرت جی کے خادم خاص تھے۔وہ سارا سامان مع بھینس وغیرہ لئے جب گھر پہونچے تو بیگم صاحبہ چلاّ اٹھیں، فاتحہ حرام اور فاتحہ کا مال حرام، ایصال ثواب ناجائز ،پھر ناصحانہ انداز میں میاں جی کو سمجھانے لگیں کہ آپ تو ہمیشہ فاتحہ اور ایصال ثواب کو حرام حرام کہتے رہے اور آج ان سب کو لئے منھ میں پانی بھرے گھر میں گھس آئے۔یہ سنتے ہی میاں جی نے چیخ کر کہا حرام وحلال کا مسئلہ بعد میں اٹھانا پہلے یہ سامان سنبھالو۔میں تو چلا چلےّ میں۔اس طرح فاتحہ کا سارا مال گھر والوں کے لئے

حلال کر کے نعرہ لگاتے ہوئے گھر سے نکلے اور چالیس دن کے چلےّ میں چلے گئے۔یا حضرت جی۔۔۔۔المدد۔۔۔کہنے والے کہتے ہیں کہ جب بھی ان کا چالس دن کا چلاّ پورا ہوتا ہے وہ اسی طرح کا کوئی نہ کوئی ڈرامہ رچ کر نئے چلےّ کا پروگرام بنا لیتے ہیں۔اسی طرح آتش بازی جیسے حرام کام کو جس پر تمام اکابر واصاغر بلکہ گناہ گار بھی متفق ہیں یہاں تک کہ خود آتش بازی کرنے والے بھی اسے حرام کہتے ہیں مگر اسے بھی انھوں نے بدعت میں شمار کر کے دل کی بھڑاس نکالنے کا ذریعہ بنا لیا۔آتش بازی جیسے حرام کام کو بدعت میں شمار کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شراب پینے کو بدعت میں شامل کر لے۔البتہ کہیں کہیں یہ بھی خبر لگی ہے کہ اب تو کئی مقامات پر خود وہی لوگ جو شب برات کی عبادت کو بدعت کہتے ہیں آتش بازی کرنے والے کی حوصلہ افزائی کر کے اس کو بڑھاوا دیتے ہیں جس کے پیچھے یہ راز سننے میں آیا کہ اب لوگ خود مشکوٰۃ شریف ،بیہقی ،ترمذی، طبرانی وغیرہ میں پائی جانے والی احادیث کی روشنی میں اپنے باطل مذہب سے تائب ہو کر اہل سنت کی صفوں میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔لھذٰا اس سے گھبرا کر اہل سنت کو بدنام کرنے کے لئے اہل سنت کا چولا پہن کر فریق مخالف خود آتش بازی کرنے لگا۔تا کہ انکی اپنی جماعتیں آئیں بھونچال کو وہ روک بھی سکیں اور سنیت کے طرف بڑھتے قدم کے لئے روڑا بھی بن سکیں۔مگر ارشاد خداوندی کو کوئی کیسے للکار سکتا ہے۔واللہ متم

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

نورہ ولو کرہ المشرکون۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

انھیں کے ایک عالم سید احمد ومیضی صاحب ندوی لکھتے ہیں شب برأت کوقبرستان کی زیارت اور روحوں کے لئے ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے مگر اسے فرض اور ضروری نہ سمجھا جائے۔مساجد یا اپنے گھروں ہی میں مرحومین کے لئے دعاء مغفرت کی جاسکتی ہے (سہ روزہ دعوت ۴ جولائی ۲۰۱۲ء) اب یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اہلسنّت کے نزدیک نہ تو یہ فرض ہے نہ ہی واجب ہے اور نہ ہی یہ ضروری ہے۔بلکہ یہ صرف ایک مستحب اور پسندیدہ کام ہے۔البتہ اگر ان کے یہاں ایسا سمجھا جاتا ہے تو انھیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کو بریلی سے قریب کردیں اور انھیں فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ کا مشورہ دیں امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے ہی وہ لوگ سمجھ جائینگے کہ یہ افعال فرض واجب ہیں یا صرف مستحب ومباح۔اسی طرح ایک جگہ وہ آتش بازی اور حلوہ کو عیسائیت سے جوڑتے ہوئے لکھتے ہیں۔

شب برأت میں پٹاخے پھوڑنا اور حلوہ مٹھائی کا اہتمام عیسائیوں کا طریقہ ہے۔اس سے احتراز کریں (صفحہ ۷ سہ روزہ دعوت) شب براءت کے حلوؤں کو اور اسکی ساری برکتوں کو عیسائیت سے جوڑ کر شاید وہ یہ ذہن دینا چاہ رہے

ہیں کہ اسلام میں شب برأت کی ساری فضیلتیں اور ایصال ثواب وغیرہ یہ سب عیسائیت کا دین ہے۔

غنیمت ہے کہ انھوں نے شب برأت کے حلوؤں کو ہی عیسائیت سے جوڑا۔ورنہ ان سے کوئی بعید نہیں کہ وہ یہاں تک دعویٰ کر بیٹھیں کہ لوگوں نے یہ شب برأت کی یہ ساری فضیلتیں عیسائیوں سے ہی سیکھی ہیں۔جس مذہب میں خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہو اور جس دھرم میں رسول کا مرکر مٹی میں ملنے والا عقیدہ بنیادی اہمیت رکھتا ہو۔وہ شب برأت میں مرحومین کی روحوں کی آمد ورفت کو دیکھ کر دہشت زدہ ہو جائیں تو اس میں مرحومین کا کیا قصور؟

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

تاریخی واقعات

مشہور محدّث علّامہ ابن حجر عسقلانی (۷۷۳ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۸۷۲ء تا ۸۵۲ھ مطابق ۲ فروری ۱۴۴۹ء) کے مطابق انشق فیہ القمر ولدعدنان یعنی رسول پاک ﷺ کے لئے شعبان ہی میں چاند کے دو ٹکڑے کئے گئے ۔اسی طرح ماہ مقدّس سے اور بھی کئی اسلامی واقعات وابستہ ہیں۔

(۱) مفسّرین کرام کے مطابق اسی ماہ مقدّس میں خدا نے اپنے محبوب کی رضا کی خاطر تحویل قبلہ کا حکم دیا۔جس کی تفصیل سورہ البقرہ آیت ۶۶، میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۲) اس ماہ کے آخری ہفتہ میں سورۃ البقر کی آیت ۱۸۳، نازل ہوئی جس میں رمضان کے روزہ کی فرضیت کا حکم ہے۔

(۳) جگر گوشہء رسول حضرت امام حسین کی ولادت ۴ھ میں ہوئی

(۴) آیت تیمّم (سورہ النساء آیت ۴۳۔المائدہ آیت ۶) کا بھی نزول اسی ماہ مقدس میں ہوا

(۵) عہد رسالت مآب ﷺ کے غزویات اور سرایا میں غزوہ بنی المصطلق۔ ۳ شعبان ۵ھ میں اور سریہ دومّتہ الجند ل ۴ھ میں اس ماہ میں ہوا

(۶) ۳ھ میں امّ المومنین حضرت حفصہ اور ۳،شعبان ۵ھ میں امّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنھما آپ کے نکاح میں آئیں۔

(۷) ۴ شعبان ۴۵ھ میں امّ المومنین حضرت حفصہ نے انتقال فرمایا۔

(۸) ۱۴ شعبان ۴۴ھ میں امّ المومنین سیدہ ام حبیبہ نے اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔

(۹) ۲۹۔شعبان سیدنا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے وصال فرمایا۔

(۱۰) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین میں حضرت انس بن مالک، حضرت مغیرہ بن شعبہ کی وفات شعبان ۵۴ھ میں حضرت قتادہ بن نعمان کی وفات شعبان ۲۳ھ میں حضرت عریاض بن ساریہ اور حضرت ثوبان کا وصال بھی اس ماہ مقدس میں ہوا۔عثمان بن مظعون کی وفات شعبان ۲ھ میں ہوئی

(۱۱) تابعین میں حضرت حسن بصری حضرت سفیان ثوری ابو مسلم خراسانی کے

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

وصال کا بھی یہی مہینہ ہے

(۱۲)شعبان سنہ ۹ھ مسجد ضرار کو جلانے کا حکم نازل ہوا

(۱۳)حضرت عدی بن حاتم نے اسلام قبول کیا

(۱۴)مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سنہ ۱۲ھ میں مارا گیا۔

(۱۵)مفسرین کرام اور ائمہ مجتہدین عظام میں حضرت علامہ ابن جزم ،حضرت علامہ محمود آلوسی ،حضرت امام محمد بن حسن شیبانی شاگرد امام اعظم بھی اسی ماہ مقدس میں راہیٔ ملک بقا ہوئے۔

(۱۶)اولیائے کرام میں حضرت بایزید بسطامی نے ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ میں بسطام میں ،حضرت مولانا املنگی نے ۳۲ شعبان ۱۰۰۸ھ میں املنگ (بخارہ) میں،خواجہ ناصر دہلوی نے ۲ شعبان ۱۱۷۲ھ میں دہلی میں وصال فرمایا۔

خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نوٹ:۔ شب برأت کے موقع پر آپ کے نام خصوصی فاتحہ کا اہتمام اہلسنت کے معمولات میں سے ہے۔اس لئے انکا مختصر تعارف تحریر کیا جا رہا ہے تا کہ عام مسلمان بھی انکی عظمت سے واقف ہوسکیں۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اور مولائے کائنات مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس سال تک آپ کی تلاش میں رہے تا کہ اپنے لئے دعائے مغفرت کرواسکیں (التذ وبیں فی اخبار قرویں جلد اول ۳۴۳)

سیر اعلام النبلا کے مطابق آپ کا نام اویس بن عامر بن جریر بن مالک قرنی مرادی یمنی اور آپ کی کنیت ابوعمر یا ابوعبداللہ ہے۔ملک یمن کے مشہور قبیلہ مراد کی ایک شاخ قرن سے تعلق رکھنے کی وجہ سے آپکو قرنی مرادی اور یمنی بھی کہا جاتا ہے۔قرن بن روماں بن ناجیہ بن مراد کی طرف اس شاخ کی نسبت ہے

(مزید تفصیل کے لیے دیکھئے سیر اعلام النبلا جلد چہارم ۱۹)

تاجدار کائنات رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں اس عاشق رسول کی محبت کی تنویر کس طرح جگمگاہ رہی تھی اس کا اندازہ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک کی روشنی میں لگا لئے جس کی تجلیات سے مومن کے قلب وجگر

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

مسکرارہے ہیں۔ خیرالتابعین کے عظیم خطاب سے نوازتے ہوئے کائنات کے تاجدار پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرماتے ہیں۔

ان خیر التابعین رجل یقال له ا ویس و له والدة وکان له بیاض فمروه فلیستغفر لکم (صحیح مسلم باب من فضائل اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بے شک وہ شخص خیرالتابعین ہیں۔ انکا نام اویس ہے انکی والدہ ابھی بحیات ہیں۔ان کے بدن میں سفید نشان ہے۔جوکوئی انھیں پائے ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروائے۔

حضرت اویس میدان محشر میں

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن نیک لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم لوگ جنّت میں داخل ہو جاؤ۔لیکن اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جائے گا کہ تم ٹھر جاؤ اورلوگوں کی شفاعت کرو۔تو اللہ عزوجل قبیلہ ربیعہ اورقبیلہ مضر کے لوگوں کی تعداد کے برابر گنہگاروں کے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائے گا پھر آپ نے حضرت عمر اورحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشادفرمایا۔جب بھی تم دونوں کی ملاقات ان سے ہوتو ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔(التدوین فی اخبارقزوین جلد

اوّل صفحہ ۳۳)

علقمہ بن مرثد حفرمی کا بیان ہے کہ تابعین مین آٹھ ایسے مقدسین گذرے ہیں ۔جن پر(دنیا سے بے رغبتی کی) انتھا ہے۔وہ عظیم ہستیاں یہ ہیں۔اویس قرنی، ہرم بن عیان عبدی، عامر بن عبدقیس،ربیع بن خثیم ثوری، ابومسلم خولانی، اسود بن یزید،مسروق اورحضرت خواجہ حسن بصری رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

حضرت اویس قرنی کے زہد واتقا کا یہ عالم تھا کہ ہر روز شام ہوتے ہی گھر کا بچا کھانا اور کپڑا سب خیرات کر کے بارگاہ خداوندی میں عرض گزار ہوتے ۔ اے اللہ جو بھوکا مر جائے یا ننگا دنیا سے چل بسے اس پر میری گرفت نہ فرمانا۔

بعض روایات کے مطابق آپ کی وفات دمشق ،آرمینیہ یا سجستان میں لوگوں نے بتایا ہے۔بعض نے آزربیجان بھی کہا ہے۔کسی نے جریرہ اور نہاوند بھی لکھا ہے۔جس کی تفصیل الوافی بالوفیات جلد سوم ۳۱۹ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ مگر مختصر تاریخ دمشق کے مطابق امیرالمومنین مولیٰ علی مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ آپ نے جنگ صفین میں شرکت کی اوراسی میں جام شہادت نوش کی ۔ بعد شہادت آپ کے جسم مبارک میں تلواروں نیزوں اور تیروں کے چالیس سے زیادہ زخم پائے گئے۔ (مختصر تاریخ دمشق جلد دوم ۱۳۶)

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

عوام میں رائج اعمال وخرافات

چراغاں۔۔۔۔اس رات مساجد سے لے کر قبرستان تک روشنی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ورنہ عام دنوں میں مسجد میں عشاء کے بعد تالا لگ جاتا ہے تقریباً ساری لائٹ بجھا دی جاتی ہے۔یوں ہی سال بھر قبرستان میں اکثر رات میں اندھیرا رہتا ہے۔مگر شب براءت کے موقع پر بلکہ ہر بڑی راتوں میں جس میں عبادت کے لئے علماء ومشائخ سے لیکر عوام تک خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ان راتوں میں مساجد میں لائٹ کا خصوصی انتظام کرنا،اور قبرستان کو روشنی سے جگمگانا۔اگر اس لئے ہے کہ آنے والے عبادت گزاروں کو اور فاتحہ پڑھنے والے زائرین کو وحشت اور گھبراہٹ سے نجات ملے اور وہ اطمنان وسکون کے ساتھ زیادہ سے زیادہ عبادت کرسکیں،اور قبرستان میں قرآنی آیات،درود شریف وغیرہ پڑھ کر مرحومین کو ایصال ثواب کرسکیں۔تو یقیناً لائٹ لگانا،روشنی کرنا،زائرین کے لئے راحت وسکون کا سامان مہیا کرنا نہ صرف جائز ومستحسن ہے بلکہ جو کوئی اس سے فائدہ اٹھائے گا اس کا بھی ثواب ان اہتمام کرنے والوں کو ملیگا۔اگر اس کے پیچھے تفاخر وریا اور دیکھاوہ وغیرہ کا جذبہ ہے۔تو سخت حرام اور گناہ عظیم ہے ۔اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے وطفیل میں ہر مسلمان کو اس سے محفوظ

رکھے۔یہ رات عبادت کرنے کی ہے نہ کہ گناہوں میں ملوّث ہونے کی۔

آتش بازی۔۔اسی طرح جو لوگ دوسروں کے اچکانے پر آتش بازی کی نحوست میں مبتلا ہیں وہ نہ صرف اپنا مقدر بگاڑ رہے ہیں بلکہ دین وسنیت کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔انہیں بھی چاہئے کہ اس حرام کام سے توبہ واستغفار کرتے ہوئے خود بھی رکیں اور دوسروں کو بھی روک کر انھیں روکنے کا ثواب حاصل کریں۔

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

معمولاتِ شب براٰت اور علمائے اہلسنّت

(۱) علمائے ملّت اسلامیہ اور اہل تقویٰ نیز صالحین لوگ اس رات کے آنے سے قبل ہی معافی تلافی کے لئے دور ونزدیک والوں سے رابطہ قائم کرتے ہیں تاکہ نامۂ اعمال جب خدا کی بارگاہ میں پیش ہو تو حقوق العباد سے خالی ہو۔ایسے میں رحمت پروردگار سے امید ہے کہ وہ بھی اپنے حقوق معاف فرما کر بندے کو آئندہ نیک کام کی خصوصی توفیق عطا فرمائے گا

حضرت محسن ملّت علیہ الرّحمہ اس روز دن میں بیری کے پتوّں سے خود بھی غسل کرتے اور اپنے مریدین ومتوسلین کو بھی اس کی طرف متوجہّ فرماتے ۔بعد عصر حاضرین کے سامنے اپنے حقوق کی معافی کا اعلان فرماتے اور لوگوں سے بھی معافی کی درخواست کرتے۔

آپ ۱۴شعبان بعد عصر۴۰بار لا حول وقوۃ الا بااللّٰہ العلی العظیم پڑھتے پھر مغرب تک یا حیّ یا قیوم برحمتك استغيث پڑھتے رہتے اور جب اذان میں چند منٹ باقی رہ جاتے تو ۱۱،بار درود شریف پڑھ کر نہایت گریہ وزاری کے ساتھ مسلمانوں کی مغفرت، عالم اسلام کی حفاظت، اور مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے روشن مستقبل کی دعاء کرتے اور جیسے ہی مغرب کا وقت شروع ہوتا روزہ افطار کر کے پھر دعاء میں مشغول ہو جاتے۔اس وقت آپ کے ارد گرد کا پورا ماحول اتنا نورانی ہو جاتا کہ معلوم ہوتا جیسے کوثر کا دھارا ابل پڑا ہو اور فردوس حجاز کی نسیم بہاراں سبھوں کے دل ودماغ کو معطّر ومنوّر کر رہی ہو۔پھر آپ نماز مغرب پڑھا کر دعائے نصف شعبان کی تیاری کرتے۔

امام اہل سنّت مجدّد دین وملّت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرّحمہ کا معمول

اس کتاب کو فاضل بریلوی کے اس تحریر پہ ختم کرتا ہوں، جو انھوں نے اپنے مریدین کو لکھی ۔ اسے فضائل شعبان وشب براٰت مصنّف نظر کردہ اعلیٰ حضرت مولانا عبد المبین صاحب نعمانی سے نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

شب براٰت قریب ہے۔اس رات تمام بندوں کے نامۂ اعمال حضرت عزت میں پیش ہوتے ہیں۔مولیٰ عزّ وجل بطفیل حضور پرنور شافع یوم النّشور علیہ الصلوٰۃ والسّلام مسلمانوں کے ذنوب معاف فرماتا ہے ۔مگر چند، ان میں وہ دو مسلمان باہم دنیاوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں ۔فرماتا ہے ان کو رہنے دو۔جب تک آپس میں صلح نہ کر لیں ۔لھذٰا اہل سنّت کو چاہئے کہ حتی الوسع قبل غروب آفتاب ۱۴ ۔شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کر لیں۔ایک دوسرے کے حقوق ادا کردیں۔یا معاف کرالیں کہ باذنہ تعالیٰ حقوق العباد سے صحائف اعمال خالی ہو کر بارگاہ عزت میں پیش ہوں۔

حقوق مولیٰ تعالیٰ کیلئے توبہ صادقہ کافی ہے۔اَلتّائب مِنَ الذّنب کمن لاذنب له (گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کی طرح ہے۔۱۲ان)ایسی حالت

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

میں باذنہ تعالیٰ ضرور اس شب امید مغفرت تامّہ ہے۔ بشرط صحت عقیدہ۔ وھــــو الــغــفــور الــرّحیم ۔ یہ سب مصالحتِ اخواں معافی حقوق بحمدہ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی وہاں مسلمانوں میں اس کا اِجرا کرکے من سن فی الاسلام سنّۃ حسنّۃ فله اجر ها واجرمن عمل و عمل بها الی یوم القیامه لا ینقص (ذالك) من اجور هم شیاً کے مصداق ہوں۔ یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے۔ اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں۔ ان سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے۔ اور اس فقیر ناکارہ کے لئے عفو وعافیت دارین کی دعاء فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دعاء کرے گا اور کرتا ہے۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے۔ نہ نفاق پسند ہے۔ صلح ومعافی سب سچّے دل سے ہو والسّلام۔ فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

میری بھی تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ اس فقیر ناکارہ کے لئے خصوصی دعاء فرمائیں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل میں دارین کی سعادتوں سے نوازے اور ہمارے والدین کی مغفرت فرمائے۔

فضائل لیلۃ القدر

لیــلۃ الــقــدر کی اہمیت وفضیلت متفق علیہ ہے۔ اس لئے یہاں برائے برکت آیات کریمہ اور چند احادیث ذکر کی جاتیں ہیں۔ اس رات کی فضیلت وعظمت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ ایک مکمّل سورۃ ہی اس رات کی فضیلت میں اتری۔

انــا انــزلــنــاہ فی لیلۃ الــقــدر--- ۔وما ادراك مـا لیـلۃ القدر---لیلۃ القدر خیر من الف شهر--- تنزّل الملٰئکة والروح فیها باذن ربهم من كل امر ۔سلٰم--- هی حتیٰ مطلع الفجر۔

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا، اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں ۔ اپنے رب کے حکم سے، ہر کام کے لئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

صدر الافاضل علیہ الرّحمۃ والرّضوان اس کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں۔ قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف ایک بارگی (شب قدر میں اتارا گیا)

شب قدر کی فضیلت وعظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔ شب قدر شرف وبرکت والی رات ہے۔ اس کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں۔ اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف وخدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت وقدر کے

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

باعث اس کو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمال صالحہ قبول ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں انکی قدر کی جاتی ہے۔اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔احادیث میں اس شب کی بڑی بڑی فضیلتیں وارد ہوئیں ہیں۔بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان وعقیدہ کے ساتھ شب بیداری کی۔اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے۔آدمی کو چاہئے کہ اس شب کو کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے،سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایاتِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرۂ آخیرہ میں ہوتی ہے۔اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں۔بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائسویں رات شب قدر ہوتی ہے۔یہی حضرت امام اعظم سے مروی ہے۔نزھتہ القاری میں حضرت مفتی شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرّحمہ تحریر فرماتے ہیں

کتاب التعبیر میں بطریق زہری عن سالم جو روایت ہے اس کے آخر میں یہ بھی ہے اور کچھ لوگوں کو دیکھایا گیا کہ لیلۃ القدر عشرہء آخیرہ میں ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسے آخیر کے سات راتوں میں دیکھو۔مسند امام احمد کی روایت میں،،فی الوتر،،بھی ہے یعنی طاق راتوں میں۔آپ نے شب قدر کے سلسلے میں علماء کے سترہ اقوال نقل فرمایا ہے۔ایک جگہ آپ نے علامہ عینی کے حوالہ

سے امام اعظم کا مذہب تحریر فرمایا ہے کہ شب قدر رمضان ہی میں ہے۔آگے پیچھے ہوتی رہتی ہے۔امام یوسف امام محمد کے نزدیک رمضان ہی میں ہے مگر آگے پیچھے نہیں ہوتی۔لیکن تعیّن معلوم نہیں۔ایک قول یہ ہے کہ صاحبین کے نزدیک رمضان کے نصف آخر میں ہے۔امام شافعی کے نزدیک رمضان کے عشرۂ آخر میں ہے۔اس سے منتقل نہیں ہوتی۔اسی میں قیامت تک رہے گی۔

ایک جگہ آپ نے مسلم جلد اوّل کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے۔جب حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے زبیر ابن حبیش نے یہ شکایت کی کہ آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو سال بھر قیام کرے گا وہ شب قدر پائے گا۔تو ابی ابن کعب نے فرمایا۔اللہ ان پر رحم فرمائے۔انھوں نے یہ چاہا کہ لوگ (صرف چند دنوں پر) بھروسہ نہ کرلیں (صرف انھیں چند دنوں میں شب بیداری کریں اور دنوں میں چھوڑ دیں) وہ خوب جانتے ہیں کہ شب قدر رمضان میں ہے اور عشرۂ اواخر میں ہے اور ستائسویں شب میں ہے۔پھر حضرت ابی ابن کعب نے بغیر استثناء کے قسم کھا کر کہا کہ یہ ستائسویں رات ہے۔

(نزھتہ القاری جلد پنجم صفحہ ۱۴۲)

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

شب قدر ۔۔ علامات

شب قدر کی فضیلت وعظمت کی وجہ سے پوری دنیا میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خصوصاً ستائیسویں شب میں عموماً امّت مسلمہ کے درمیان ہر جگہ ایک نیا جوش ،ایک نیا ولولہ اور ایک نیا جذبہ انگڑائی لیتا ہوا نظر آتا ہے۔ اکثر عابدین اورزاہدین اس رات کی تلاش میں انتہائی بے چین وبے قرار نظر آتے ہیں۔اس لئے بزرگوں نے اس کی کچھ علامات اور کچھ نشانیاں بتائی ہیں۔جو احادیث کریمہ سے ماخوذ ہونے کے ساتھ ساتھ اہل کشف اور بزرگوں کے تجربات کی بنیاد پر تھوڑی سی تلاش وجستجو کے ساتھ دیکھی جاسکتی ہے خود شارح بخاری نے تحریر فرمایا ہے کہ

اس خادم نے بعض بزرگوں سے سنا تھا کہ اگر عشرۂ اواخر کی طاق راتوں میں بارش ہو جائے تو یہ اس کے شب قدر ہونے کی خاص علامت ہے جو صحیح حدیث سے مستخرج بھی ہے۔میں نے اس کا تجربہ کیا۔اسے حق پایا۔اور اس شب کا پانی آب شفاء ہے۔اس کا بھی میں نے تجربہ کیا۔

حضرت محسن ملّت خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا حامد علی صاحب فاروقی علیہ الرّحمہ اپنا تجربہ بیان فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ستائسویں شب تھی ،آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی میں مصلّی پر بیٹھا تسبیح پڑھ رہا تھا کہ

اچانک میری نظر آسمان کی طرف اٹھ گئی۔میں نے دیکھا کہ زمین سے آسمان تک نور ہی نور ہے،اور راتوں کے مقابلہ میں یہ رات سہانی شب میں بدل گئی ہے اور پھر جب میں تسبیح کے آخر حصہ میں تھا اچانک میں نے محسوس کیا کہ کچھ نوری صورتیں سامنے سے گزر رہی ہیں۔دیکھتے ہی دیکھتے میرے بدن کی رونگٹے کھڑے ہوگئے اور آنکھوں سے مسلسل آنسوں جاری ہوگئے۔تسبیح ختم کرکے جیسے ہی میں سجدہ میں آیا میری ہچکی بندھ گئی۔یہ وہ دور تھا جب ہندوستان بٹ رہا تھا اور ہر طرف ظلم وستم کی کڑکتی ہوئی بجلیاں مسلمانوں پر گر رہی تھیں۔ہر کوئی اپنا مال اونے پونے دام میں بیچ کر بھاگ رہا تھا۔میں نے برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ دعا کی کہ مولی تعالی اپنے حبیب کے صدقے وطفیل میں مسلمانوں کے تحفظ کا غیب سے انتظام فرما اور امت مرحومہ پر رحم فرما۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں دعاء کر رہا تھا۔تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ فرشتے اس دعاء پر آمین کہہ رہے ہیں اور جنت کی بشارتیں سنا رہے ہیں۔خدا کا شکر ہے کہ اس وقت میں نے جو بھی مانگا قوم وملّت کے لئے مانگا۔اپنے لئے کچھ بھی نہیں مانگا۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری قوم زندہ ہوگئی اور تعلیم کے میدان میں آگے بڑھ گئی تو میری پوری محنت وصول ہوجائے گی۔

آپ نے جو وظائف بتائے ہیں وہ اوراد و وظائف کے باب میں دیکھئے۔

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

امام غزالی فرماتے ہیں کہ ہر شخص کے حق میں وہ شب شب قدر ہے جس میں اس پر عالم ملکوت میں سے کچھ کشف ہو جائے۔ عبیدہ بن ابی لبابہ سے امام بیہقی نے فضائل اوقات میں اس رات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس رات کھارا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ امام طبرانی کے مطابق کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ شب قدر میں درخت زمیں پر گر کر سجدہ کرتے ہیں پھر اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں ان لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ وہ مقدّس رات میں جس میں ہر چیز سجدہ ریز ہو جاتی ہے

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی نے اس رات کی متعدد علامات ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں ہیں کہ ان علامتوں کو ہر شخص دیکھ لے یا اسے معلوم کر لے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ دو شخص ایک ساتھ اپنی اپنی عبادتوں میں مشغول ہوں۔ انہیں میں سے کوئی ایک علامت کو دیکھ کر محسوس کرنے لگے اور دوسرا اسے نہ دیکھ سکے۔

وظائف شب قدر

(۱) اس دعاء کو کثرت سے پڑھیں۔ اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی

عن عائشه قالت قلت یا رسول اللّٰه اراء یت ان علمت ایّ لیلة لیلة القدر مااقول فیھا قال قولی اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ احمدُ ابن ماجه والترمزی وصححه (مشكوٰة باب لیلة القدر ص ۱۸۲)

حضرت صدیقہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے لیلۃ القدر مل جائے تو میں کیا پڑھوں تو آپ نے فرمایا تم کثرت سے اسے پڑھو۔ اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی (اسے احمد ابن ماجہ نے روات کی ہے اور صاحب ترمیزی نے اسے صحیح کہا ہے)

(۲) اللھم انی اسئلك العفوو العافیه والمعافات الدائمة فی الدّین والدنیا والآخرہ۔ اس دعاء کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں دونوں جہاں میں سرخروئی ملے گی

(۳) اشھد ان لا اله الا اللّٰه، استغفر اللّٰه ،اسئلك الجنّة واعوذ بك من النّار۔ اس دعاء کو بار بار پڑھیں گناہوں کی بخشش کے ساتھ رزق میں برکت کی بھی قوی امید ہے۔

(۴) شب قدر میں صبح صادق سے پہلے ایک سلام سے ۴ رکعت اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ ۳ بار سورہ انّا انزلنا ہ اور پانچ بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ بعد سلام سجدہ میں سبحان اللہ ۴۱ بار پڑھیں اور اپنی حاجات بارگاہ خداوندی میں پیش کر کے رسول پاک ﷺ کے وسیلے سے دعاء کریں ہر حاجت پوری ہوگی۔

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

(۵) ۴ رکعت ایک سلام سے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ انّا انزلناہ ۱۔بار اور سورۂ اخلاص (قل ھواللہ احد) ۲۷ بار پڑھ کر سلام پھیرے اور ۱۱ بار درود شریف پڑھ کر دعاء کریں۔ دین و دنیا میں برکتیں حاصل ہونگی۔

(۶) سورۂ دخّان ۳ بار پڑھیں اول و آخر ۴۱۔۴۱ بار درود شریف پڑھیں۔ پھر پانی میں دم کرلیں اور اس کا ثواب سارے مرحومین کے نام بخش دیں۔ خوفناک، خطرناک اور لا علاج مریضوں کو وہ پانی آب زمزم ملا کر پلائیں۔ ۷ دن میں شفا ہوگی۔

(۷) ۲۱ بار سورہ یاسین پڑھیں اول و آخر ۱۱ بار ۱۱ بار درود شریف پڑھیں اور سارے مرحومین کے نام بخش دیں۔ کاروبار میں ترقی ہوگی

(۸) ۳ بار سورۂ مزمّل پڑھکر فخر الاولیاء حضرت مولانا فاروق علی فاروقی اور حضرت محسن ملّت مولانا حامد علی فاروقی علیہ الرّحمہ کے نام بخش دیں تو بعض صالحین کا کہنا ہے کہ اس کی اولاد میں کوئی نہ کوئی ضرور حافظ قرآن بنے گا۔

۱۷ رمضان المبارک شہدائے بدر کے نام ۳۱۳ بار سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ شریف) پڑھ کر بخشیں۔

۲۱ رمضان المبارک مولائے کائنات مولیٰ علی مشکل کشا کے نام فاتحہ دلائیں۔

۲۳ رمضان المبارک سورۂ عنکبوت (بیسواں پارہ) اور سورۂ روم (اکیسواں پارہ) ۳،۳، بار یہ پڑھیں اول آخر ۱۱،۱۱، بار درود شریف پڑھ کر رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں نذر کریں۔

اسمائے شہدائے بدر

۶ مہاجرین۔ آٹھ انصار

۱ سیدنا حضرت عبیدہ ابن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲ حضرت عمیر ابن ابی وقاص فاتح ایران

۳ سیدنا حضرت ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ خزاعی

۴ سیدنا حضرت عاقل بن بکر اللیثی

۵ سیدنا حضرت مہجع بن صالح موالی عمر فاروق اعظم

۶ سیدنا حضرت صفوان بن بیضا الفہری

اسمائے انصار

۱ حضرت سعد بن خیثمہ

۲ حضرت مبشر بن عبدالمنذر

۳ حضرت حارثہ ابن سراقہ

۴ حضرت معوذ بن عفراء

۵ حضرت عمیر بن الحمام انصاری خزراجی

۶ حضرت رافع بن معلّیٰ

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

۷ حضرت عوف ابن عفراء

۸ حضرت یزید ابن حارث خزرجی

رضی اللہ تعالیٰ عنھم وجزاھم اللہ عنا وعن الاسلام خیر الجزاء

(سیرت مصطفیٰ بحوالہ زرقانی جلد ۱-ص ۴۴۴ ۴۴۵ ضیاء النبی۔جلد سوم ص ۳۹۷)

(۱) اولیائے کرام وبزگان دین کا کہنا ہے کہ جس نے ان ناموکو یاد کرلیا اس کا سینہ ہمیشہ محبت رسول ﷺ سے جگمگاتا رہے گا۔

(۲) حضرت محسن ملّت علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں کہ مجھے جب بھی کوئی اہم ضرورت پیش آتی۔میں خدا کی بارگاہ میں انکے وسیلے سے دعاء کرتا ہوں فوراً دعاء قبول ہوجاتی ہے

(۳) اوّل آخر ۱۱ ،۱۱، بار درود شریف پڑھ کر ہر ایک نام کو ۱۰۱ بار پڑھیں اور پانی پر دم کرکے رکھ لیں۔پرانا سے پرانا مرض اور جان لیوا بیماری سے شفا ملے گی۔

(۴) ان ناموں کو ۱۱،۱۱، بار پڑھیں اوّل آخر تین تین بار درود شریف پڑھ کر جس دکان میں یا کھیت وکھلیان میں یا تجوری میں دم کردیں۔جن بھوت پریت اور شیطانی چکر سے اس کی حفاظت کا غیب سے انتظام ہوگا۔

ماہ رمضان میں رحلت فرمانے والے بزرگان دین

تاریخ	اسمائے گرامی	مدفن
۱) ۳ رمضان االمبارک ۳ھ	حضرت طیبہ طاہرہ خاتون جنّت ام الحسن والحسین سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا	جنّت البقیع
۲) ۳ رمضان االمبارک ۲۵۲ھ	حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ	بغداد شریف
۳) ۹ رمضان االمبارک ۱۲۰ھ	حضرت خواجہ حبیب عجمی علیہ الرحمہ	بغداد شریف
۴) ۹ رمضان االمبارک ۱۷۴ھ	حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ	بغداد شریف
۵) ۱۰ رمضان االمبارک۔۔۔۔۔	حضرت قاضی حمید الدین علیہ الرحمہ	ناگور
۶) ۹ رمضان االمبارک۔۔۔۔۔	حضرت بوعلی شاہ قلندر علیہ الرحمہ	پانی پت پنجاب
۷) ۱۴ رمضان االمبارک ۹۷۰ھ	حضرت سید محمد غوث گوالیر علیہ الرحمہ	گوالیر
۸) ۱۷ رمضان االمبارک ۲ھ	شہدائے جنگ بدر	بدر
۹) ۱۸ رمضان االمبارک ۲۵۷ھ	حضرت یحیٰ بن معاویہ علیہ الرحمہ	گوالیر
۱۰) ۱۸ رمضان االمبارک ۷۵۷ھ	حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی	دہلی
۱۱) ۲۱ رمضان االمبارک ۴۰ھ	مولائے کائنات امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم	نجف اشرف
۱۲) ۲۷ رمضان االمبارک ۲۷۱ھ	حضرت خواجہ عزیزان	خوارم ایران

فاتحہ کا انقلابی پیغام

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

ایصال ثواب اسلام کا وہ طریقہ ہے جس کی برکتوں سے ہر روز مسجد و مدرسہ کی تعمیر وترقی کا نیا منصوبہ بنتا ہے۔تعلیم وتربیت کے لئے تنظیمیں عالم وجود میں آتی ہیں۔ان پر خرچ ہونے والی رقم کا غیبی انتظام ہوتا ہے۔جس سے ہزاروں یتیم وغریب بچوں کے مستقبل کی راہیں کھلتی ہیں۔یہاں تک کے کہ اسکی برکتوں سے صرف دھرتی والے ہی فیضیاب نہیں ہوتے بلکہ قبر میں سونے والے مرحومین کی تاریک قبریں بھی جگمگانے لگتی ہیں۔ان کی اندھیری قبروں میں اچانک نور کا اجالا پھیلنے لگتا ہے۔بخشش ومغفرت کا ساون امنڈنے لگتا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے قبر کے اندھیروں میں نور کا سیلاب امنڈ پڑتا ہے۔اگر اسلام نے ایصال ثواب کا مقدس طریقہ اور فاتحہ کا ٹھوس راستہ نہ بتایا ہوتا تو نہ دسواں ،بیسواں کے نام پر منعقد ہونیوالی محفلیں سونی ہوجاتیں بلکہ مسجد و مدرسہ کی تعمیر وترقی کے لئے رقم کا انتظام،اس کے خرچ واخراجات کے لئے چندے کی وصولی،یتیم وغریب بچوں کے لئے مستقبل کوروشن اور تابناک بنانے والی ساری اسکیموں پر پانی پھر جاتا۔ان کے لئے ضروریات کا انتظام اور رقم وغیرہ کا اہتمام ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر نہ صرف قبر کے اندھیروں کو بڑھا جاتا بلکہ دھرتی کے اوپر بھی ہمارے مستقبل کو تاریک بنا دیتا۔

یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس کی وجہ سے قرآن وحدیث میں قدم قدم پر ایصال ثواب پر بخشش ومغفرت کا ایسا آبشار نظر آئے گا،جسکے مدھرا جلترنگ پر کشمیر کی زعفران زار دھرتی پہ گرنے والے جھرنو کی مدہوشی بھی عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کرتی نظر آئے گی ۔چودھویں رات کے چاند کی مدہوش کرنوں کو بھی شرمانے والی حسین اور خوبصورت کرنوں کی طرح اس میں ایسا اجالا دکھائی دیتا ہے جس میں خلفائے راشدین اور صحابہء کرام سے لے

کر آج تک ایسے مقدس اور نورانی قافلے نظر آئیں گے جنکی مسکراہٹوں سے دلوں کے ویران دنیا میں امیدوں کے کنول کھل رہے ہیں۔یقین کا اجالا بکھر رہا ہے اور راہ خدا میں سب کچھ قرباں کردینے کا جذبہ انگڑائی لے کر آج بھی ایک نیا انقلاب برپا کررہا ہے۔عشق وعرفان کی نکہتوں سے معطر،صحابہ کرام کے پرنور دور پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو حضرت سعد بن عبادہ کی وہ حدیث نظر آتی ہے جس کے انقلاب انگیز پیغام سے بخیل اور کنجوس دلوں میں بھی بخشش اور عطا کا جذبہ مسکرانے لگتا ہے۔حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد اور نسائی نے جسے نقل کیا ہے۔

عن سعد بن عباده قال قال يا رسول الله انّ ام سعد ماتت فايّ الصدقه افضل قال الماء فحفر براً وقال هذه لام سعد (رواه ابو دائود ونسائى)

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضورﷺ سے عرض کیا کہ ام سعد (میری ماں) کا انتقال ہوگیا ہے۔ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پانی۔انھوں نے کنواں کھودوادیا اور فرمایا کہ یہ کنواں سعد کے ماں کیلئے ہے(اس کا ثواب انکی روح کو پہونچے) (مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۹)

اس حدیث پاک نے دوپہر کی دھوپ کی طرح روشن کردیا کہ ایصال ثواب نہ صرف صحابہ کرام کا طریقہ ہے بلکہ رسول پاکﷺ کا حکم بھی ہے اور وہ خدا کا فرمان بھی ہے ۔اس طرح اسلام نے اس کے ذریعہ زندوں کے سینے سے مردوں کو مٹنے بھی نہیں دیا اور مردوں کا رشتہ زندوں سے ٹوٹنے بھی نہیں دیا۔پھر انہیں اٹوٹ رشتوں نے ایصال ثواب کی وہ بنیاد رکھی جس میں مسجدوں کی تعمیر کا عظیم الشان منصوبہ بھی ہے۔جس کی فلک بوس میناروں سے دھرتی والوں کو ہر روز پیغام خداوندی سنایا جاتا ہے۔اس میں کنوآں اور حوض

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

وغیرہ کی تیاری کا وہ بے مثال پروگرام بھی ہے۔جس کے ذریعہ پاکیزگی حاصل کرکے ایک نمازی اپنے خدا سے راز و نیاز کی آسمانی دنیا میں پہونچ جاتا ہے۔اس میں ان مدرسوں کی حفاظت کا غیبی انتظام بھی ہے، جہاں پہنچ کرایوان باطل کولرزانے والےاورفریب ودھوکہ کے شیطانوں کوللکارنے والےمجاہدین ڈھل کرسماج میں علمی انقلاب برپا کررہے ہیں۔ساتھ ہی ساتھ اس میں دسواں، بیسواں، چہلم وغیرہ کے ذریعہ صاحب قبر کے روحانی سکون اورآخرت کی کامیابی کا وہ مقدس انتظام بھی ہے۔جس کی حقیقت اگر دنیاوالوں پرظاہر ہوجائے توراہ خدامیں اپنا سب کچھ لٹا کر بھی وہ یہ محسوس کرنے لگے گا کہ ہم نے تو ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا ۔یہی نہیں بلکہ اس کی برکتوں سے جہاں تعلیم کا کوئی معقول انتظام بھی نہیں ہے۔وہاں بھی چھوٹے چھوٹے بچوں کے سینے میں کچھ سورتیں اور چند آیتیں محفوظ ہوکران کے اسلامی سماج کے اٹوٹ حصہ ہونے کا یقین دلا رہے ہیں۔جنھیں اپنے دادا نانا کے اوپر کا نام بھی معلوم نہیں۔مگر فاتحہ کی برکت سے ان کا سینہ ایک ایسی ڈائری بن جاتا ہے جہاں انبیائے کرام ،شہدائے اسلام اوردین وملّت کے لئے قربانی دینے والے بزرگان دین کے ایسے ایسے نام محفوظ ہوجاتے ہیں،جنہیں مٹانے کے لئے آج اسلام دشمن طاقتیں ،انٹرنیٹ ،ٹی وی ،اور پرنٹ میڈیا،الکٹرانک بک(برقی کتاب)

(E.BOOK) پین ڈرائیو(PEN DARIVE)(رواں قلم)اوراخبار ورسائل کی آندھی وطوفان لئے بڑھ رہا ہے تاکہ کسی طرح سے مسلمانوں کے سینے سے ان مقدّس مجاہدین کے نام مٹ جائیں۔ان کے دل و دماغ کواسلام کی روشنی سے منوّر کرنے والا ایمانی چراغ بجھ جائیں۔مگر ہزار سازشوں کے باوجود ،ہزار فریب اور دھوکہ کے باوجود

،ہزار مخالفت اور تصادم کے باوجود وہ اپنی سازشوں میں ناکام ہوکر اپنی حسرتوں کی لاش اٹھائے اورتمنّاؤں کی چِتا لئے میدان سے بھاگنے پر مجبور نظر آرہے رہیں۔ایک طرف ان کی محفلوں میں موت کا سناٹا ہے۔اپنی ناکامی پر غم وغصّہ کے انگارے ہیں،اپنی اسکیم کی بربادی پرایک نہ مٹنے والی بے چینی وبے قراری ہے تو دوسری طرف اس کی تجلّیات سے اوپر آسمانوں میں بکھرے کہکشاؤں کی طرح مؤمنوں کے چہرے جگمگا رہے ہیں۔ان کے لبوں کا تبسم گلشن میں مسکراتے پھولوں سے خراج عقیدت حاصل کررہا ہے۔

قبر میں رہنے والا کس حال میں ہوتا ہے۔اکیسویں صدی میں بھی سائنس کی طاقت نہیں کہ اس حقیقت سے پردہ اٹھا سکے۔مگر اسلام نے صدیوں پہلے اس مسئلے کو اس طرح روشن کردیا کہ جیسے صاحب قبر کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

قال قال رسول اللہ ﷺ ما المیت فی القبر الا کا لغر یق المتغوّث ینتظر دعوۃ تلحقه من اب او ام اواخ او صدیق فاذا لحقته کان احب الیه من الدنیا و ما فیھا و ان الله تعالی لید خل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال و ان ھدیة الاحیا الی الاموات الاستغفار لھم (ازمشکوۃ صفحہ ۲۰۶)رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔قبر میں مردہ ڈوبنے والے فریادی کی طرح ہوتا ہے۔وہ باپ،ماں،بھائی،اور دوست کی دعاء کے انتظار میں رہتا ہے اور جب وہ دعاء اس تک پہونچتی ہے تو اس کو ساری دنیا سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ اصحاب قبور پراس دعاء کو پہاڑ جیسا بنا کر بھیجتا ہے اور بےشک زندوں کا تحفہ اوران کا ہدیہ مردوں کے لئے مغفرت چاہنا ہے یہ حدیث پاک جہاں مردوں کی پریشانیوں اوران کی

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

مصیبتوں سے دنیا والوں کو آگاہ کر رہی ہے وہیں زندوں کی ذمّہ داری کو بھی ان کے سامنے لا رہی ہے۔ اب یہ زندوں کا کام ہے کہ اپنے ان ماں، باپ، دادا جنکی زمین و جائداد پر بیٹھ کر وہ دنیا کا سکھ اٹھا رہے ہیں ۔قبر میں ڈوبنے والے ان فریادیوں کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں ۔ایک اور حدیث پاک پڑھتے چلیئے تاکہ مردوں کے تعلق سے زندوں کی ذمّہ داری کی اہمیت کا کچھ اور بھی اندازہ ہو سکے۔عن انس رضی الله تعالیٰ عنه انه سال رسول الله ﷺ فقال انا نتصدق عن موتانا و نحج عنهم و ندعوالهم فهل يصل ذالك اليهم ۔فقال نعم ۔انه يصل و يفرحون به ۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے سید عالم ﷺ سے پوچھا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں ۔ان کے لئے حج کرتے ہیں ۔کیا یہ انھیں پہونچتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ۔یہ سب انھیں پہونچتا بھی ہے اور وہ اس سے خوشی بھی محسوس کرتے ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ آپنے ان کی خوشیوں کو ظاہر فرمایا بلکہ آپ نے مثال دے کر اس طرح اسے واضح اور صاف فرمایا کہ بخیل اور کنجوس سے کنجوس اور پتھر دل انسان کے سینے میں بھی ایصال ثواب کا جذبہ انگڑائی لینے لگا۔ آپ فرماتے ہیں۔كما يفرح احدكم بالطبق اذ اهدیٰ اليه ۔ان کی یہ خوشی اسی طرح ہوتی ہے جیسے کہ تم لوگ تحفہ طبق، ہدیہ کی سینی اور عطیوں کی تھال پر خوشی سے جھومنے لگتے ہو۔ رسول پاک ﷺ نے ایصال ثواب اور فاتحہ کے لئے جس طرح مردہ دلوں میں حوصلہ پیدا کیا اور اس کے ذریعہ مردوں کا زندوں سے نہ ٹوٹنے والا رشتہ قائم فرما کر لوگوں کو ایصال ثواب اور فاتحہ پر ابھارا، اس کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنا یہ معمول بنا لیا تھا کہ جب بھی ان میں سے کسی کو دفن کیا جاتا، صحابہ کرام اسکی قبر پر جا کر

اس کے لئے قرآن کی تلاوت کرتے ۔مشہور کتاب شرح الصّدور کے مصنّف صحابہ کرام کے اس کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔كانت الانصار واذا مات لهم الميت احتاء قبره بقرؤن له القرآن ۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین میں جب کسی کا انتقال ہوتا تو وہ اس کی قبر پر جا کر قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتے۔ ایصال ثواب کی دنیا میں نئی زندگی کی کرنیں بکھیرنے والے اس کردار سے اندازہ لگائیے کہ ایصال ثواب کے جذبات اور فاتحہ کی برکات سے صحابہ کرام کے قلوب اور ان کے دل و دماغ کس طرح جگمگا رہے تھے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے باوجود، جنت کی کیاریوں میں نماز کی برکتیں حاصل کرنے کے باوجود اور مصلّیٰ رسول کے پاس عبادتوں کی لذّتیں حاصل کرنے کے باوجود وہ انتقال کرنے والے اپنے ساتھی کو قبر میں صرف دفن کر کے ہی نہیں لوٹتے تھے بلکہ اس کے لئے قرآن پڑھ پڑھ کر ان کی دوسری زندگی کو زیادہ سے زیادہ کامیاب اور بابرکت بنانے کی کو شش بھی کیا کرتے تھے۔ مشہور راوی حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی رفعت وعظمت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ان سے ۵۳۷۴ حدیث نبوی مروی ہے۔ جس میں ۳۰۵ بخاری شریف و مسلم شریف میں آج بھی محفوظ ہیں۔ لیکن وہ خود اپنے لئے ایصال ثواب کا جو اہتمام کرتے تھے۔ اس کا اندازہ مسجد العشار کی اس حدیث سے لگائیے جیسے باب الملاحم میں صاحب مشکوٰۃ نے تحریر کیا ہے۔عن صالح بن درهم يقول انطلقنا حاجين فاذا رجل فقال لنا الى جيتكم قرية يقال لها الا بلة قلنا نعم قال من يضمن لى منكم ان يصل لى فى مسجد العشار ركعتين او اربعاً و يقول هذه لابى هريره سمعت خليلى ابا القاسم ﷺ ان الله يبعث من مسجد العشار يوم

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

القیامہ شهداء لا يقوم مع شهدا بدر غير هم (رواه ابو داؤد (مشكوة شریف صفحہ ٤٦٨)حضرت صالح بن درھم فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے جارہے تھے کہ ایک شخص ملاتو اس نے کہا۔کیاتم سے قریب ابلہ نام کی کوئی بستی ہے۔ہمارے ہاں کہنے پر انھوں نے کہا کہ تم میں سے کون میرے لئے اس بات کی ضمانت لیتا ہے کہ مسجد عشار میں میرے لئے دوچار رکعت نماز پڑھ کر کہہ دے کہ یہ نماز ابوھریرہ کی ہے۔میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے ایسے شہیدوں کواٹھائے گا کہ ان کے سوا کسی اور کوشہدائے بدر کے ساتھ کھڑے ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ایک طرف حدیث کے روشنی میں مرنے والے گناہ گار کی بے چارگی اور بے بسی کا اندازہ لگائیے کہ وہ سمندر میں ڈوبنے والے فریادی کی طرح ہوتا ہے جومغفرت ودعاء اور ایصال ثواب وفاتحہ کا قدم قدم پر منتظر رہتا ہے دوسری طرف صحابہ کرام کا دستور اور ان کا طریقہ بھی دیکھئے کہ وہ جنت البقیع جیسے قبرستان میں دفن ہونے والے مقدس بزرگوں کے لئے بھی درجات کی ترقی اور دوسری دنیا میں زیادہ سے زیادہ کامیابی کے لئے ان کی قبر پر جاکر قرآن پڑھا کرتے تھے۔تیسری طرف حضرت ابوھریرہ کا کردار دیکھئے کہ خود صحابیت کے اس عظیم منصب پر فائز ہیں کہ ان کی ایک نگاہ کرم سے نہ صرف ہزاروں جہنمی جنتی بن گئے بلکہ آج تک ساری دنیا میں احادیث کے جو رنگ برنگ کے گلشن مہک رہے ہیں۔یہ انھی جیسوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔مگر ان سب کے باوجود وہ لوگوں سے فرمائش کررہے ہیں کہ مسجد عشار میں نمازیں پڑھ کر اس کا ثواب میرے نام کردیں تاکہ ان کی جوفضیلت وبزرگی ہے اس میں اور چار چاند لگ سکیں۔آج اس حقیقت سے کسے انکار ہے کہ فرمان الٰہی،حدیث رسول،کردار

صحابہ وغیرہ ہی کی یہ برکت ہے کہ آج جب بھی مسجدوں میں پانی کی کمی ہوتی ہے اور وہاں کے متولّی صاحب بورنگ،ٹیوب ویل یا کنواں وغیرہ کے لئے جیسے ہی اعلان کرتے ہیں ہر مسلمان اپنے مرحوم باپ،دادا وغیرہ کے ایصال ثواب پر دل کھول کر اس طرح چندہ دیتا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا ایسا انتظام ہوجاتا ہے کہ جہاں وضوء کے لئے پانی کا ملنا دشوار تھا ۔وہاں نہانے دھونے وغیرہ تک کی سہولت نظر آنے لگتی ہے۔جس سے امیر اور غریب،دولتمند اور فقیر سبھی فیض اٹھانے لگتے ہیں۔نمازیوں کو سہولت مل جاتی ہے،مصلّیوں کے لئے آسانیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔اوراد ووظائف اور درود وسلام کے ساتھ قرآن کی تلاوت سے مقدر کو جگمگانے والی سکون ومسرت کی چاندنی مسکرانے لگتی ہے۔

ایک طرف مسجد والے سہولتوں سے فیض یاب ہوتے ہیں تو دوسری طرف قبر والے بھی ترقئی درجات اور بخشش ومغفرت کے ساون میں نہانے لگتے ہیں پھر مرنے والے کیسے کیسے ہوتے ہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ان میں کچھ گنہگار ایسے بھی ہوتے ہیں جنکی ساری زندگی جوا،سٹہ،اور شراب میں گزر چکی ہوتی ہے۔مگر ان کے ایصال ثواب کے لئے مسجد ومدرسہ میں جو کنواں کھدوایا گیا۔اس کا پانی ہر امیر وغریب استعمال کررہا ہے اور ہر ہر قطرہ پر صاحب قبر کو رحمت ومغفرت کا پروانہ بھی مل رہا ہے۔ان کے درجات بھی بلند ہورہے ہیں اور ان کی تاریک قبر بھی ایصال ثواب کی برکتوں سے جگمگا رہی ہے۔کچھ لوگ خدا کے نیک بندوں کی دشمنی میں گیارہویں شریف،بارہویں شریف،محرم کی سبیل اور شب برأت کے حلوہ پر حرام وبدعت وغیرہ کا ایسا فتوی ٹھوکتے ہیں کہ اس کے بوجھ سے ایک مومن کی کمزور گردن ٹوٹنے لگتی ہے۔مگر اس وقت وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ سر سے پیر تک گناہوں کے دلدل میں دھنسے ان

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

کے اپنے گناہ گار باپ دادا کے نام سے مسجد میں انھوں نے خود بھی کنواں کھودوا دیا ہے۔اور اب اس کے استعمال سے وہ یقین کر بیٹھتے ہیں کہ نہ صرف لوگ اس کا استعمال کر کے عبادت گزار ہو گئے بلکہ ان کا وہ مرحوم بھی جنتی بن گیا۔جس کی ساری زندگی گناہوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔مگر وہی لوگ بزرگان دین کی بارگاہ میں نذر و نیاز اور فاتحہ پر سید الشّھد اامام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شربت پر،انکی سبیل پر اور ان کے نام پر پلائے جانے والے پانی پر آج تک بدعت وحرام کے فتوے برسائے جا رہے ہیں۔یہ بھی کیسا عجیب عقیدہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کا پانی اور شربت پینے پر حرام و ناجائز کا فتویٰ لگا کر ایک سیدھے سادھے سچے مومن کو جہنم کا حقدار بنا دیا گیا مگر خود اپنے گھر کے مرحوم کے نام کنواں اور بورنگ کھودوا کر یقین کر بیٹھے ہیں کہ اب پورا گھر جنت کا ٹھیکیدار بن گیا۔یہ فکر دے کر وہ شائد یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام حسین تو اسلام کے لئے سب کچھ قربان کر کے بھی جنتی نہ ہو سکے اور ہم نے کنواں کی چند بوندوں پر کئی پشتوں کو جنتی بنا لیا؟

محسن ملّت اکیڈمی کی تاریخ ساز کتابیں

۱)مسجد اقصیٰ سے گنبد خضریٰ تک (اردو) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۲)اسلامی تعلیم اور مغربی تعلیم کا بنیادی فرق (اردو) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۳)امام احمد رضا پر صیہونیت کی یلغار ۔ (اردو) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۴)زلزلہ (اردو) از:۔ علامہ ارشد القادری (ہندی) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۵)پنج سورہ رضویہ (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۶)تبلیغی جماعت از:۔ علامہ ارشد القادری (ہندی) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۷)عاشق رسول (امام احمد رضا) از:۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب پاکستان (ہندی) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۸)پیغمبر اسلام اور انکا سندیش (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۹)تاجدار رچھتیس گڑھ (ہندی) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۱۰)قطب راجگا نگ پور (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۱۱)تاج الاولیاء (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۱۲)رائے پور کی بہار (بنجاری والے بابا) (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۱۳)تذکرۂ برھان الملّت (ہندی) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۱۴)اسلام اور معاشرہ (ہندی) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۱۵)تبلیغی جماعت اور اسلام (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۱۶)بابری مسجد تاریخ کے آئینے میں (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۱۷)بارہ مہینے کی مقدّس دعائیں اور طریقۂ فاتحہ (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۱۸)حج کی دعائیں (ہندی) — از:۔ مولانا محمد علی فاروقی

۱۹)مدھیہ بھارت کا مسیحا (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

۲۰)رائے پور کی بہار (سوانح حضرت خان بابا) (ہندی) — از:۔مولانا محمد علی فاروقی

File C:\Users\win7\Desktop\border.jpg not found.

فہرست کتب دوران تصنیف جوزیر مطالعہ رہیں۔

بخاری شریف محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرہ جعفی بخاری ۱۹۴ھ ۲۵۶ھ

مسلم شریف محمد بن اسماعیل نیشاپوری ۲۰۴ھ ۲۶۱ھ

مشکوٰۃ شریف محمد ابن عبداللہ خطیب التبریزی ۷۴۱ھ

ابن ماجہ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ القزوینی الربعی ۲۰۹ھ ۸۲۴ء

البیہقی ابوبکر احمد ابن حسین البیہقی ۳۸۴ھ ۹۹۴ء ۴۵۸ھ ۱۰۶۶ء

ابوداؤد سلیمان بن اشعت بن اسحاق السجستانی ۲۰۲ھ

نسائی ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن یحی ۲۱۴ھ، ۳۰۳ھ

نزھۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

مسند امام احمد بن حنبل امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی وائلی

۱۶۴ھ ۷۸۰ء، ۲۴۱ھ ۸۵۵ء

العمدۃ الباری علامہ عینی

الطبرانی ابوالقاسم سلیمان ابنِ احمد ابنِ الطبرانی ۲۶۰ھ ۳۶۰ھ

معجمِ کبیر محدثِ طبرانی ۸۷۳ھ ۹۷۰ھ

اوسط

ابن حبان ابوحاتم محمد ابنِ حبان ابنِ احمد التمیمی البستی ۹۶۵ھ

غنیۃ الطالبین سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

۴۷۰ھ ۱۰۷۸ء ۵۶۱ھ ۱۱۶۶ء

فتح الباری ابنِ حجر العسقلانی ۷۷۳ھ ۱۳۷۲ء ۸۵۲ھ ۱۴۴۹ء

مکاشفۃ القلوب امامِ غزالی ۱۰۵۸ھ ۱۱۱۱ھ

ماثبت بالسنہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۵۵۱ء ۱۶۴۲ء

تفسیرِ خزائن العرفان صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادابادی

تفسیرِ ابنِ کثیر عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر ۷۰۱ھ ۷۷۴ھ

ضیاء القرآن جسٹس پیر کرم شاہ ازہری پاکستان

روح المعانی سید محمود آلوسی ۱۲۱۷ھ ۱۲۷۰ھ

المدخل محمد ابنِ الحاج مالکی العبدری ۱۲۵۰ء ۱۳۳۶ء

فتاویٰ رضویہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ۱۲۷۲ھ ۱۳۴۰ھ

مختصر تاریخِ دمشق

فضائلِ شعبان وشبِ برأت مولانا عبدالمبین نعمانی مبارکپور

بلوغ الادب فی احوالِ العرب محمد شکراں آلوسی

اسماء الاشھر فی العربیہ ومعانیہا ڈاکٹر انیس فریحہ

سلسۃ الاحادیث ناصرالدین البانی سلفی ۱۹۱۴ء ۱۹۹۹ء

مجموعۃ الفتاویٰ ابنِ تیمیہ ۶۶۱ھ ۱۲۶۳ء

رسومِ شبِ برأت حافظ اسد اعظمی مدرس جامعہ سلفیہ بنارس

التذوبین فی اخبار قروین

سیر اعلام النبلا

سہ روزہ دعوت سید احمد ومیضی ندوی

نوٹ:۔ اغلاط نامہ اور کچھ نوٹس اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں